بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 68

شمارہ 3

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

10 / جمادی الاوّل 1440 ہجری قمری ● 17 / صلح 1398 ہجری شمسی ● 17 / جنوری 2019ء

ارشاد باری تعالیٰ

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الۡمُلۡكِ تُؤۡتِی الۡمُلۡكَ مَنۡ تَشَآءُ وَتَنۡزِعُ الۡمُلۡكَ مِمَّنۡ تَشَآءُ ۫ وَتُعِزُّ مَنۡ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنۡ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الۡخَيۡرُ ؕ

(آل عمران: 27)

ترجمہ: تُو کہہ دے اے میرے اللہ! سلطنت کے مالک! تُو جسے چاہے فرمانروائی عطا کرتا ہے اور جس سے چاہے فرمانروائی چھین لیتا ہے۔ اور تُو جسے چاہے عزت بخشتا ہے اور جسے چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔ خیر تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 / جنوری 2019 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن ، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا، توبہ اس کی تلافی کرتی ہے

کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے

جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے، وہ آخر اُسے چھوڑے گا

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

بیعت اور توبہ

بیعت میں جاننا چاہیے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو، تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی۔ جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ، پیسہ، کوڑی، لکڑی وغیرہ۔ تو جس قسم کی جو شے ہے، اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لیے وہ سامان نہ کرے گا جو پیسہ اور روپیہ کے لیے اسے کرنا پڑے گا اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے، اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنی رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے، اس وطن کو چھوڑنا۔ اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے، اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے۔ وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے، نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ (البقرہ: ۲۲۳) میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب، بیکس ہو جاتا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔ دوسری قومیں خدا کو رحیم و کریم خیال نہیں کرتیں۔ عیسائیوں نے خدا کو تو ظالم جانا اور بیٹے کو رحیم کہ باپ تو گناہ نہ بخشے اور بیٹا جان دیکر بخشوائے۔ بڑی بیوقوفی ہے کہ باپ بیٹے میں اتنا فرق ہو۔ والد مولود میں مناسبت اخلاق، عادات کی ہوا کرتی ہے۔ (مگر یہاں تو بالکل ندارد) اگر اللہ رحیم نہ ہوتا تو انسان کا ایک دم گزارہ نہ ہوتا۔ جس نے انسان کے عمل سے پیشتر ہزاروں اشیاء اُس کے لئے مفید بنائیں، تو کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ توبہ اور عمل کو قبول نہ کرے۔

گناہ اور توبہ کی حقیقت

گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی مُعافی سُوجھے۔ جیسے مکھّی کے دو پر ہیں۔ ایک میں شفا اور دُوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا خجالت، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اُس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پَر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کُشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عُجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصومؐ ستر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے، وہ آخر اُسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو مَیلا کھاتے دیکھ کر کوئی دوسرا حرص نہیں کرتا کہ وُہ بھی کھاوے، اسی طرح وہ اِنسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مُسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے، حالانکہ اور دُوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں۔ تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔

دُعا تریاق ہے

گناہ کرنے والا اپنے گناہوں کی کثرت وغیرہ کا خیال کر کے دُعا سے ہرگز باز نہ رہے۔ دعا تریاق ہے۔ آخر دعاؤں سے دیکھ لے گا کہ گناہ اسے کیسا بُرا لگنے لگا۔ جو لوگ معاصی میں ڈوب کر دعا کی قبولیت سے مایوس رہتے ہیں اور توبہ کی طرف رجوع نہیں کرتے، آخر وہ انبیاء اور ان کی تاثیرات کے منکر ہو جاتے ہیں۔

توبہ جُزوِ بیعت ہے

یہ توبہ کی حقیقت ہے (جو اوپر بیان ہوئی) اور یہ بیعت کی جز کیوں ہے؟ تو بات یہ ہے کہ انسان غفلت میں پڑا ہوا ہے۔ جب وہ بیعت کرتا ہے اور ایسے کے ہاتھ پر جسے اللہ تعالیٰ نے وہ تبدیلی بخشی ہو، تو جیسے درخت میں پیوند لگانے سے خاصیت بدل جاتی ہے۔ اسی طرح سے اس پیوند سے بھی اس میں وہ فیوض اور انوار آنے لگتے ہیں (جو اس تبدیلی یافتہ انسان میں ہوتے ہیں) بشرطیکہ اس کے ساتھ سچا تعلق ہو۔ خشک شاخ کی طرح نہ ہو۔ اس کی شاخ ہو کر پیوند ہو جاوے۔ جس قدر یہ نسبت ہوگی اسی قدر فائدہ ہوگا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 2 تا 3)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

ہم احمدی جنہوں نے مسیح موعودؑ کو قبول کیا ہے اور اخلاص کیساتھ آپؑ سے وابستگی ظاہر کی ہے ہمیں لازمًا اس دنیا میں اسلام کیلئے بہترین نمونہ بننے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے

ہر وقت بیعت کے اصل مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

اگر آپ اپنے اندر بہتری پیدا نہیں کریں گے اور اپنے اعمال اور اخلاق کو بہتر نہیں بنائیں گے تو آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا

میں آپ کو تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ تبلیغ اور اسلام احمدیت کے پیغام کو اپنے ملک کے ہر کونے میں پہنچانے کیلئے فعّال ہو جائیں
یہ ضروری ہے کہ ملک کے تمام باشندے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورتی سے آگاہ ہو جائیں

میں آپ کو نظام خلافت سے ایک گہرا تعلق قائم کرنے کی بھی تلقین کرتا ہوں، آپکو میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سننا چاہئے اور میری ہدایات اور رہنمائی کو صحیح طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے

49ویں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ تنزانیہ منعقدہ 28 تا 30 ؍ستمبر 2018ء کے موقع پر سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

جماعت احمدیہ تنزانیہ کے انچاسویں جلسہ سالانہ کا انعقاد 28 تا 30 ستمبر 2018 تنزانیہ کے دارالحکومت دارالسلام کے Kitonga مقام پر ہوا۔ افتتاحی اجلاس: پرچم کشائی کے بعد جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز امیر و مشنری انچارج تنزانیہ مکرم طاہر محمود چوہدری صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ بعدہ Seventh Day Adventist Church Msongolo کے پادری نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے دوسرے دن کے پہلے سیشن کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد دو تقاریر ہوئیں۔ بعدہ ڈسٹرکٹ کمشنر کی نمائندہ محترمہ صوفیہ Mjema صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اس کے بعد نومبائعین نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ جلسے کے دوسرے سیشن میں بھی دو تقاریر ہوئیں۔ جلسہ کے تیسرے دن کے پہلے اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد ایک تقریر ہوئی۔ بعدہ نائب صدر مملکت تنزانیہ کے نمائندہ مکرم سلیمان جافو صاحب وزیر مملکت برائے ریجنل ایڈمنسٹریشن ولوکل کانسلز نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ ان کے خطاب کے بعد ایک تقریر ہوئی اور ایک قصیدہ پیش کیا گیا جس کے بعد نومبائعین نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا اور آخر پر ایک تقریر ہوئی۔ اختتامی اجلاس: تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے احباب جماعت میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ بعدہ مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر کی۔ اس جلسہ میں چار ہزار سات سو سے زائد افراد نے شرکت کی۔ میڈیا کے کل 18 ؍اداروں نے جلسے کی کوریج کی۔ اس جلسہ کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خصوصی پیغام بھجوایا تھا جو اخبار الفضل انٹرنیشنل لندن مورخہ 4 ؍جنوری 2019 کے شکریہ کے ساتھ قارئین بدر کے لیے پیش ہے۔ (ادارہ)

پیارے افراد جماعت احمدیہ تنزانیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ 28، 29 اور 30 ؍ستمبر 2018ء کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو عظیم کامیابیوں کے ساتھ برکت بخشے اور تمام شاملین اس منفرد اور پاک جلسہ سے انتہائی روحانی فوائد اور بے شمار برکات حاصل کریں۔

آپ کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بنیادی مقصد مومنین کی ایک ایسی جماعت قائم کرنا تھا جو اللہ تعالیٰ سے ایک قریبی تعلق پیدا کرنے والے ہوں اور اُس کی عبادت کو اپنی زندگیوں کا مقصد بنانے والے ہوں۔ وہ بہترین مسلمان بننے کی خواہش رکھتے ہوں اور اس طرح وہ انسانیت کی خدمت کی کوشش کرنے والے ہوں اور اسلام کی اقدار اور شان کو دنیا بھر میں پھیلانے والے ہوں۔

اس حوالہ سے مَیں نے بار بار اپنے خطبات میں ایک حقیقی احمدی مسلمان بننے کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات کے ہر پہلو پر اخلاص کے ساتھ عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہیں۔ اس لئے ہم احمدی جنہوں نے آپ کو قبول کیا ہے اور اخلاص کے ساتھ آپ سے وابستگی ظاہر کی ہے ہمیں لازمًا اس دنیا میں اسلام کے لئے بہترین نمونہ بننے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اُس عظیم مقصد کو یاد رکھیں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کو قائم کیا ہے اور ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم بیعت کی شرائط کو پورا کریں جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح طور ان الفاظ میں فرمایا ہے کہ:

’’یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت وعظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد 1 صفحہ 196)

اس لئے آپ کو محض زبانی دعویٰ نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہر وقت بیعت جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر کی ہے اس کے اصل مقاصد کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ کے اندر ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے۔ اگر آپ اپنے اندر بہتری پیدا نہیں کریں گے اور اپنے اعمال اور اخلاق کو بہتر نہیں بنائیں گے تو آپ میں اور دوسرے مسلمانوں میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔

آپ کا نمونہ ایسا ہونا چاہئے کہ آپ کے گرد و نواح کے سب لوگ آپ کی اچھائیوں اور آپ کی نیکیوں کی تعریف کریں۔ آپ کی نیکی کا انداز ایسا ہونا چاہئے کہ آپ ہر قسم کی برائی سے کنارہ اختیار کرنے والے ہوں اور ہر قسم کی بدی کو اس حد تک ترک کرنے والے ہوں کہ آپ کو اسلام پر ایمان اور اس کے اعلیٰ ترین اقدار کے مطابق عمل کرنے والے کے طور پر ایک مثال ٹھہرایا جائے۔ مزید برآں جس میں آپ رہ رہے ہیں آپ کو اپنے ملک کا مثالی اور باوفا باشندہ ہونا چاہئے۔ اور آپ سے اپنی قوم کے لئے محبت ظاہر ہونی چاہئے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنیادی تعلیمات میں سے وطن سے محبت ایمان کا حصہ بھی ہے۔

میں آپ کو تلقین کرنا چاہتا ہوں کہ تبلیغ اور اسلام احمدیت کے پیغام کو اپنے ملک کے ہر کونے میں پہنچانے کے لئے فعّال ہو جائیں۔ آپ کو خوش اخلاقی، رحمدلی اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنی چاہئے۔ یہ ضروری ہے کہ ملک کے تمام باشندے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی خوبصورتی سے آگاہ ہو جائیں جو تمام لوگوں کو ایک سنہری راہ کی طرف لے کر جاتی ہیں جس سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک گہرا اور ذاتی تعلق قائم ہوتا ہے۔

میں آپ کو نظام خلافت سے ایک گہرا تعلق قائم کرنے کی بھی تلقین کرتا ہوں۔ آپ کو میرے خطبات جمعہ کو باقاعدگی سے سننا چاہئے اور میری ہدایات اور رہنمائی کو صحیح طرح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ بہت ضروری ہے کہ آپ اور آپ کی فیملی جب بھی ممکن ہو ایم ٹی اے دیکھیں کیونکہ اس طرح اسلام احمدیت کی تعلیمات کے حوالہ سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے جلسہ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور آپ سب کو تقویٰ اور روحانیت میں ترقی کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگیوں میں نیکی، اخلاق اور انسانیت کی خدمت کے لئے حقیقی تبدیلیاں پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔

والسلام، خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

ارشاد باری تعالیٰ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ (سورۃ البقرۃ :111)

ترجمہ: اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876

MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ (سورۃ البقرۃ :58)

ترجمہ: جو رزق ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar   Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

خطبہ جمعہ

’’مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں‘‘

بدری صحابی حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ ’’اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے‘‘

’’واقعہ اِفک‘‘ پر سیر حاصل گفتگو

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 14 ردسمبر 2018ء بمطابق 14 رفتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

صحابہ کے ذکر میں سے آج حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہ کا ذکر ہوگا۔ ان کا نام عَوف اور لقب مِسْطَح تھا ان کی والدہ حضرت ام مسطح سلمٰی بنت صَخْر تھیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی خالہ رَیطَہ بنت صَخْر کی بیٹی تھیں۔

(الاصابہ، جلد 6، صفحہ 74، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 150، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (استیعاب، جلد 4، صفحہ 1472، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الجیل بیروت 1992ء)

حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہ نے حضرت عُبَیدہ بن حارث اور ان کے دو بھائیوں حضرت طُفَیل بن حارث حضرت حُصَین بن حارث کے ساتھ مکہ سے ہجرت کی۔ سفر سے پہلے طے پایا کہ یہ لوگ وادیٔ نَاجِح میں اکٹھے ہوں گے لیکن حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہ پیچھے رہ گئے کیونکہ ان کو سفر کے دوران سانپ نے ڈس لیا تھا۔ اگلے دن ان لوگوں کو جو پہلے چلے گئے حضرت مِسْطَح کے سانپ کے ڈسے جانے کی اطلاع ملی پھر یہ لوگ واپس گئے اور انہیں ساتھ لے کر مدینہ آ گئے۔ مدینہ میں سب لوگ حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ کے ہاں ٹھہرے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 37، عبیدہ بن الحارثؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مِسْطَح بن اُثَاثہ اور زید بن مُزَیِّن کے درمیان مؤاخات کا رشتہ قائم کیا تھا۔ حضرت مسطح غزوہ بدر سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 39، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء)

ہجرت کے آٹھ مہینے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیدہ بن حارث کو ساٹھ یا ایک روایت کے مطابق اسّی سواروں کے ساتھ روانہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عُبَیدہ بن حارث کے لئے ایک سفید رنگ کا پرچم باندھا، ایک جھنڈا بنایا جسے مِسْطَح بن اُثَاثہ نے اٹھایا۔ اس سَرِیّہ کا مطلب یہ تھا کہ قریش کے تجارتی قافلے کو راہ میں روک لیا جائے۔ قریش کے قافلے کا امیر ابوسفیان تھا، بعض کے مطابق عِکْرِمَہ بن ابوجہل اور بعض کے مطابق مِکْرَز بن حَفْص تھا۔ اس قافلے میں 200 آدمی تھے جو مال لے کر جا رہے تھے۔ صحابہ کی اس جماعت نے رَابِغ وادی پر اس قافلے کو جا لیا، اس مقام کو وَدَّان بھی کہا جاتا ہے۔ یہ قافلہ صرف تجارتی قافلہ نہیں تھا بلکہ جنگی سامان سے لیس بھی تھا اور اس قافلے کی جو آمد ہونی تھی وہ بھی مسلمانوں کے خلاف جنگ میں استعمال ہونی تھی کیونکہ واقعات سے پتہ لگتا ہے کہ وہ پوری طرح سے تیار تھے۔ بہرحال یہ لوگ جب گئے تو دونوں فریق کے درمیان تیر اندازی کے علاوہ کوئی مقابلہ نہیں ہوا اور لڑائی کے لئے باقاعدہ صف بندی بھی نہیں ہوئی۔ پہلے بھی اس کا ایک اور صحابی کے ذکر میں ایک دفعہ ذکر ہو چکا ہے۔ وہ صحابی جنہوں نے مسلمانوں کی جانب سے پہلا تیر چلایا وہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ تھے اور یہ وہ پہلا تیر تھا جو اسلام کی طرف سے چلایا گیا۔ اس موقع پر حضرت مِقْدَاد بن اَسْوَد اور حضرت عُیَیْنَہ بن غَزْوَان، (سیرت ابن ہشام اور تاریخ طبری میں عُتْبَہ بن غَزْوَان ہے) مشرکوں کی جماعت سے نکل کر مسلمانوں میں آ ملے کیونکہ ان دونوں نے اسلام قبول کیا ہوا تھا اور وہ مسلمانوں کی طرف جانا چاہتے تھے۔ حضرت عُبَیدہ بن حَارِث کی سرکردگی میں یہ اسلام کا دوسرا سَرِیّہ تھا۔ تیر اندازی کے بعد دونوں فریق پیچھے ہٹ گئے۔ (پہلے بھی کسی خطبہ میں ایک دفعہ ذکر ہو چکا ہے) اور مشرکین پر مسلمانوں کا اس قدر رعب پڑا کہ انہوں نے یہ سمجھا کہ مسلمانوں کا بہت بڑا لشکر ہے جو ان کی مدد کر سکتا ہے۔ لہٰذا وہ خوفزدہ ہو کر واپس چلے گئے اور مسلمانوں نے بھی ان کا پیچھا نہیں کیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ، جلد 3، صفحہ 215 تا 216، سریہ عبیدۃ بن الحارثؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء) (سیرت ابن ہشام، جلد اول، صفحہ 592، سریۃ عبیدۃ بن الحارثؓ، مطبوعہ مصطفی البابی مصر 1955ء) (تاریخ الطبری، جلد 2، صفحہ 12، سنۃ 1ھ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1987ء) کیونکہ مقصد جنگ نہیں تھا صرف ان کو روکنا تھا اور یہ سبق دینا تھا کہ مسلمانوں کے خلاف اگر وہ تیاری کریں گے تو مسلمان بھی تیار ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے موقع پر حضرت حضرت مِسْطَح اور اِبْنِ اِلیاس کو پچاس وسق غلہ عطا فرمایا (اس زمانے میں مالِ غنیمت میں یہ دیا جاتا تھا طبقات الکبریٰ میں یہ باتیں لکھی ہیں) ان کی وفات 56 برس کی عمر میں 34 ہجری میں حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت علیؓ کے دورِ خلافت تک زندہ رہے اور حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ صِفِّین میں شامل ہوئے اور اسی سال 37 ہجری میں وفات پائی۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 39، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاصابہ، جلد 6، صفحہ 74، مسطح بن اثاثہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت مسطح وہی شخص ہیں جن کے نان و نفقہ کا بندوبست حضرت ابوبکرؓ کیا کرتے تھے، ان کے ذمہ تھا۔ لیکن جب حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی گئی۔ الزام لگایا گیا تو ان لگانے والوں میں مسطح بھی شامل ہو گئے اور حضرت ابوبکرؓ نے اس وقت قسم کھائی کہ آئندہ ان کی کفالت نہیں کریں گے جس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ

وَلَا یَاْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْکُمْ وَالسَّعَۃِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَالْمُھٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (النور: 23)

اور تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بہرحال یہ آیت نازل ہوئی۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے دوبارہ ان کا نان و نفقہ جاری فرما دیا اور جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریت نازل فرما دی تو پھر بہتان لگانے والوں کو سزا بھی دی گئی۔ بعض روایات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے والے جن اصحاب کو کوڑے لگوائے تھے ان میں حضرت مِسْطَح بھی شامل تھے۔

(الاصابہ، جلد 6، صفحہ 74، مسطح بن اثاثہؓ، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

یہ افک کا الزام لگانے کا جو واقعہ ہے یہ کیونکہ ایک بڑا تاریخی، ایک اہم واقعہ ہے۔ تاریخی تو نہیں ایک اہم واقعہ ہے اور مسلمانوں کے لئے اس میں سبق بھی ہے اس لئے اس کی تفصیل بھی بڑی لکھی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں قرآن کریم میں آیات بھی نازل فرمائیں۔ بہرحال اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے اپنے اخلاق میں یہ داخل رکھا ہے کہ وہ وعید کی پیشگوئی کو توبہ و استغفار اور دعا اور صدقہ سے ٹال دیتا ہے اسی طرح انسان کو بھی اس نے یہی اخلاق سکھائے ہیں۔‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کا ذکر کر کے وعدہ اور وعید کے فرق کو ظاہر فرمایا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔‘‘ ان کا مقصد فتنہ نہیں تھا۔ سادہ لوحی میں شامل ہو گئے۔ ’’ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰہُ لَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ (النور: 23) تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ‘‘ (یہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مسئلہ حل کیا) کہ ’’اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔‘‘ (وعید کیا ہے؟) فرمایا کہ ’’مثلاً اگر کوئی اپنے خدمت گار کی نسبت قسم کھائے کہ مَیں اس کو ضرور پچاس جوتے ماروں گا تو اس کی توبہ اور تضرّع پر معاف کرنا سنت اسلام ہے تا تخلق باخلاق اللہ ہو جائے۔ مگر وعدہ کا تخلف جائز نہیں۔ ترکِ وعدہ پر باز پرس ہوگی مگر ترکِ وعید پر نہیں۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 181)

وعدہ ایک ایسا عہد ہے جو تمام منفی اور مثبت پہلو سامنے رکھ کر کیا جاتا ہے اور اس کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔ اس کو توڑنا، پھر اس کی پوچھ گچھ بھی ہوگی یا پھر کچھ جرمانہ بھی ہوگا۔

صحیح بخاری کی روایت کے مطابق حضرت عائشہؓ واقعہ افک کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں۔ اس کی تفصیل کی کیونکہ اہمیت ہے۔ اس لئے میں بھی اب بیان کر رہا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر میں نکلنے کا ارادہ فرماتے تو آپؐ اپنی بیویوں کے درمیان قرعہ ڈالتے۔ پھر جس کا قرعہ نکلتا آپؐ اس کو اپنے ساتھ لے جاتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک حملے کے وقت جو آپؐ نے کیا ہمارے درمیان قرعہ ڈالا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میرا قرعہ نکلا۔ مَیں آپؐ کے ساتھ گئی۔ اس وقت حجاب کا حکم اتر چکا تھا، پردے کا حکم آ گیا تھا۔ مَیں ہودج میں بٹھائی جاتی (ہودج جو اونٹ کے اوپر سواری کی جگہ بنائی جاتی ہے۔ covered ہوتی ہے) اور ہودج سمیت اتاری جاتی۔ کہتی ہیں کہ ہم اسی طرح سفر میں رہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس حملے سے فارغ ہوئے اور واپس آئے اور ہم مدینہ کے قریب ہی تھے کہ ایک رات آپؐ نے کوچ کا حکم دیا۔ جب لوگوں نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو مَیں بھی چل پڑی اور فوج سے آگے نکل گئی۔ کہتی ہیں مَیں پیدل ہی چل پڑی۔ کیونکہ رفع حاجت کے لئے جانا تھا تو ایک طرف ہو کے چلی گئیں جب مَیں اپنی حاجت سے فارغ ہوئی، تو اپنے ہودج کی طرف آئی اور مَیں نے اپنے سینے کو ہاتھ لگایا تو کیا دیکھتی ہوں کہ ظفار کے کالے نگینوں کا میرا ہار گر گیا ہے۔ ایک ہار پہنا ہوا تھا وہ گر گیا ہے۔ کہتی ہیں مَیں اپنا ہار ڈھونڈنے کے لئے واپس لوٹی اور اس کی تلاش نے مجھے روکے رکھا تو کچھ وقت لگ گیا۔ اتنے میں وہ لوگ جو میرے اونٹ کو تیار کرتے تھے، آئے اور انہوں نے میرا ہودج اٹھا لیا اور وہ ہودج میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوا کرتی تھی۔ وہ خالی تھا۔ لیکن وہ سمجھے کہ مَیں اسی میں ہوں۔ کہتی ہیں کہ عورتیں ان دنوں میں ہلکی پھلکی ہوا کرتی تھیں۔ بھاری بھر کم نہ تھیں۔ ان کے بدن پر زیادہ گوشت نہ ہوتا تھا۔ وہ تھوڑا سا تو کھانا کھایا کرتی تھیں۔ لوگوں نے جب ہودج کو اٹھایا تو اس کے بوجھ کو غیر معمولی نہ سمجھے۔ یہ احساس نہیں ہوا کہ یہ ہلکا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے اس کو اٹھا لیا اور میں کم عمر لڑکی تھی۔ انہوں نے اونٹ کو بھی اٹھا کر چلا دیا اور خود بھی چل پڑے۔ جب سارا لشکر گزر چکا اور اس کے بعد میں نے اپنا ہار بھی ڈھونڈ لیا تو میں ڈیرے پر واپس آئی۔ وہاں کوئی بھی نہیں تھا۔ پھر میں اپنے اس ڈیرے کی طرف گئی جس میں مَیں تھی اور مَیں نے خیال کیا کہ وہ مجھے نہ پائیں گے تو یہیں واپس لوٹ آئیں گے۔ کہتی ہیں مَیں بیٹھی ہوئی تھی کہ اسی اثناء میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گئی۔

صَفوان بن مُعطّل سُلَمی ذَکْوَانی فوج کے پیچھے رہا کرتے تھے۔ ایک آدمی پیچھے ہوتا تھا تاکہ دیکھ لے کہ قافلہ چلا گیا ہے تو کوئی چیز پیچھے تو نہیں رہ گئی۔ کہتی ہیں وہ صبح میرے ڈیرے پر آئے اور انہوں نے ایک سوئے ہوئے انسان کا وجود دیکھا اور میرے پاس آئے۔ اور حجاب کے حکم سے پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ واپس آئے تو انہوں نے اِنَّا للہ پڑھا۔ ان کے انّا لِلہ پڑھنے پر میں جاگ اٹھی۔ اس کے بعد پہلے اونٹنی قریب لے آئے، اور جب انہوں نے اپنی اونٹنی بٹھائی تو میں اس پر سوار ہوگئی اور وہ اونٹنی کی نکیل پکڑ کر چل پڑے۔ کہتی ہیں: یہاں تک کہ ہم فوج میں اس وقت پہنچے جب لوگ ٹھیک دوپہر کے وقت آرام کرنے کے لئے ڈیروں میں تھے۔ پھر جس کو ہلاک ہونا تھا ہلاک ہوگیا۔ یعنی اس بات پر بعض لوگوں نے الزام لگانے شروع کر دئے۔ غلط قسم کی باتیں حضرت عائشہؓ کی طرف منسوب کر دیں۔

فرماتی ہیں اس تہمت کا بانی عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول تھا۔ ہم مدینہ پہنچے۔ مَیں وہاں ایک ماہ تک بیمار رہی۔ تہمت لگانے والوں کی باتوں کا لوگ چرچا کرتے رہے اور میری اس بیماری کے اثناء میں جو بات مجھے شک میں ڈالتی تھی وہ یہ تھی کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ مہربانی نہیں دیکھتی تھی جو مَیں آپؐ سے اپنی بیماری میں دیکھا کرتی تھی۔ بڑا چرچا ہوگیا۔ تہمت لگائی۔ مشہوری ہوگئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک بھی باتیں پہنچیں۔ کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیماری میں جو سلوک میرے ساتھ پہلے ہوا کرتا تھا وہ مجھے نظر نہیں آتا تھا۔ آپؐ صرف اندر آتے اور السلام علیکم کہتے۔ پھر پوچھتے کہ اب وہ کیسی ہے۔ اور وہ بھی ان کے والدین سے پوچھ لیتے۔ کہتی ہیں کہ مجھے اس تہمت کا کچھ بھی علم نہ تھا یہاں تک کہ جب مَیں نے بیماری سے شفا پائی۔ اور نقاہت کی حالت میں تھی کہ مَیں اور ام مسطح مَنَاصِعْ کی طرف گئیں جو قضائے حاجت کی جگہ تھی۔ ہم رات کو ہی نکلا کرتے تھے اور یہ اس وقت سے پہلے کی بات ہے جب ہم نے اپنے گھروں میں، گھروں کے قریب بیوت الخلاء بنائے تھے۔ اس زمانے میں رفع حاجت کے لئے لوگ باہر جایا کرتے تھے اور عورتیں رات کو جب اندھیرا پھیل جائے نکلا کرتی تھیں۔ کہتی ہیں اس سے قبل ہماری حالت پہلے عربوں کی سی تھی کہ جنگل میں یا باہر جا کر قضائے حاجت کیا کرتے تھے۔ میں اور ام مسطح بنت ابی رُہم دونوں جا رہی تھیں کہ اتنے میں وہ اپنی اوڑھنی سے اٹکی اور ٹھوکر کھائی۔ تب بولی کہ مسطح بدنصیب ہو۔ مَیں نے اس سے کہا کہ کیا بری بات کی ہے تم نے۔ کیا تُو ایسے شخص کو برا کہہ رہی ہے جو جنگِ بدر میں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ اری بھولی بھالی لڑکی! کیا تم نے نہیں سنا جو لوگوں نے افترا کیا ہے؟ تب اس نے مجھے تہمت لگانے والوں کی بات سنائی کہ یہ الزام تمہارے پر لگایا گیا ہے۔ کہتی ہیں مَیں بیماری سے ابھی اٹھی تھی، نقاہت تو تھی ہی۔ یہ بات سن کے میری بیماری بڑھ گئی۔

جب اپنے گھر لوٹی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے۔ آپؐ نے السلام علیکم کہا اور آپؐ نے پوچھا اب تم کیسی ہو؟ مَیں نے کہا: مجھے اپنے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیں۔ کہتی تھیں کہ میں اُس وقت یہ چاہتی تھی کہ میں ان کے پاس جا کر اس کی نسبت معلوم کروں یعنی یہ الزام جو لگا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دے دی۔ میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی ماں سے پوچھا کہ لوگ کیا باتیں کر رہے ہیں! میری ماں نے کہا کہ بیٹی اس بات سے اپنی جان کو جنجال میں نہ ڈالو۔ ہلکان نہ کرو۔ اطمینان سے رہو۔ اللہ کی قسم! کم ہی ایسا ہوا ہے کہ کبھی کسی شخص کے پاس کوئی خوبصورت عورت ہو، اس کی بیوی ہو جس سے وہ محبت بھی رکھے اور اس کی سوکنیں بھی ہوں اور پھر لوگ اس کے برخلاف باتیں نہ کریں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ مَیں نے اس پہ کہا کہ سبحان اللہ۔ لوگ ایسی بات کا چرچا کر رہے ہیں۔ پھر کہتی ہیں کہ مَیں نے وہ رات اس طرح کاٹی کہ صبح تک میرے آنسو نہیں تھمے۔ اتنا بڑا الزام مجھ پر لگایا ہے۔ ساری رات مجھے نیند نہیں آئی اور مَیں روتی رہی۔

جب صبح اٹھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا۔ اس وقت جب وحی کے آنے میں دیر ہوئی تا ان دونوں سے اپنی بیوی کو چھوڑنے کے بارے میں مشورہ کریں۔ یعنی یہ فیصلہ کہ اس طرح جو الزام لگایا ہے اس کے بعد آیا ان کو رکھوں نہ رکھوں؟ اسامہؓ نے تو آپؐ کو اس محبت کی بنا پر مشورہ دیا جو ان کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے تھی۔ اسامہؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپؐ کی بیوی ہیں اور ہم اللہ کی قسم! سوائے بھلائی کے اَور کچھ نہیں جانتے۔ ہم نے تو کوئی عیب نہیں دیکھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ لیکن علی بن ابی طالب نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ نے آپ پر کچھ تنگی نہیں رکھی۔ حضرت علیؓ ذرا تیز طبیعت کے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ مشورہ دیا کہ آپؐ پر کبھی تنگی نہیں رکھی اور اس کے سوا اور عورتیں بھی بہت ہیں۔ پھر حضرت علی نے یہ کہا کہ اس خادمہ سے پوچھئے۔ جو حضرت عائشہؓ کی خادمہ تھیں۔ ان سے پوچھیں کہ کیسی ہیں۔ (وہ) آپؐ سے سچ سچ کہہ دے گی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ کو بلایا۔ وہ خادمہ تھیں اور آپؐ نے کہا بریرہ! کیا تم نے اس میں یعنی حضرت عائشہؓ میں کوئی ایسی بات دیکھی ہے جو تمہیں شبہ میں ڈالے؟ بریرہ نے کہا کہ ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کہ میں نے حضرت عائشہؓ میں اس سے زیادہ کوئی اور بات نہیں دیکھی جس کو میں ان کے لئے معیوب سمجھوں کہ وہ کم عمر لڑکی ہے۔ یعنی آٹا چھوڑ کر سو جاتی ہے۔ ذرا بے پرواہی ہے اور اتنی گہری نیند اُن کو آتی ہے کہ گھر کی بکری آتی ہے اور وہ اسے کھا جاتی ہے۔ ان کی یہ ایک مثال دے کے بتایا کہ کوئی برائی تو نہیں ہے لیکن یہ کمزوری ہے۔ نیند غالب آجاتی ہے۔ یہ سن کر اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب فرمایا اور عبداللہ بن اُبَی بن سَلُول کی شکایت کی کیونکہ اسی نے مشہور کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے شخص کو کون سنبھالے جس نے میری بیوی کے بارے میں مجھے دکھ دیا ہے۔ مَیں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اپنی بیوی میں سوائے بھلائی کے اور کوئی بات مجھے معلوم نہیں اور ان لوگوں نے ایسے شخص کا ذکر کیا ہے جس کی بابت بھی مجھے بھلائی کے سوا کوئی علم نہیں۔ یعنی کہ حضرت عائشہؓ کے بارے میں جس پر الزام لگایا ہے اور میرے گھر والوں کے پاس جب بھی وہ آیا کرتے میرے ساتھ ہی آتے۔ اس پر حضرت سعد بن مُعاذ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ۔ بخدا میں اس سے آپؐ کا بدلہ لوں گا جس نے یہ الزام لگایا ہے۔ اگر وہ اوس کا ہوا تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔ اگر وہ ہمارے بھائیوں خزرج سے ہوا تو جو بھی آپؐ ہمیں حکم دیں گے ہم آپؐ کا حکم بجا لائیں گے۔ اس پر سعد بن عُبَادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور اس سے پہلے وہ اچھے آدمی تھے لیکن قومی عزت نے انہیں بھڑکایا اور انہوں نے کہا تم نے غلط کہا۔ اللہ کی قسم! تم اسے نہیں مارو گے اور نہ ایسا کر سکو گے۔ بحث شروع ہوگئی۔ اس پر اُسَید بن حُضَیر کھڑے ہو گئے۔ تیسرا شخص بھی کھڑا ہو گیا اور انہوں نے کہا کہ تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ کی قسم! ہم اسے ضرور مار ڈالیں گے جس نے بھی الزام لگایا ہے۔ اور پھر یہاں تک کہہ دیا کہ تُو تو منافق ہے جو منافقوں کی طرف سے جھگڑتا ہے۔ اس پر دونوں قبیلے اوس اور خزرج بھڑک اٹھے۔ آپس میں غصہ میں آ گئے، طیش میں آ گئے۔ یہاں تک کہ لڑائی شروع ہوگئی۔ شروع تو نہیں ہوئی لیکن لڑنے کے قریب تھے، کہتے ہیں لڑنے پر آمادہ ہو گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے تھے آپ اترے اور ان کو ٹھنڈا کیا یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی خاموش ہو رہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، یہ روایت چل رہی ہے۔ بخاری کی لمبی روایت ہے کہ میں سارا دن روتی رہی۔ نہ میرے آنسو تھمتے اور نہ مجھے نیند آتی۔ میرے ماں باپ میرے پاس آ گئے۔ میں دو راتیں اور ایک دن اتنا روئی کہ میں سمجھی کہ یہ رونا میرے جگر کو شق کر دے گا۔ میں ختم ہو جاؤں گی۔ کہتی تھیں کہ اسی اثناء میں کہ وہ دونوں میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے یعنی ماں باپ بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ اتنے میں ایک انصاری عورت نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ میں نے اسے اجازت دے دی۔ وہ بھی بیٹھ کر میرے ساتھ رونے لگی۔ ہم اسی حال میں تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ اور اس سے پہلے جس دن سے مجھ پر تہمت لگائی گئی تھی آپؐ میرے پاس نہیں بیٹھے تھے۔ دور سے حال پوچھ کر چلے جایا کرتے تھے یا ملازمہ سے حال پوچھ کے چلے جایا کرتے تھے اور جب گھر آ گئی ہیں تو وہاں پوچھتے تھے۔ بہرحال اُس دن آئے اور کہتی ہیں میرے پاس بیٹھے اور آپؐ ایک مہینہ منتظر رہے۔ مگر میرے متعلق آپؐ کو کوئی وحی نہ ہوئی۔ جس دن سے یہ الزام لگا تھا مہینہ گزر گیا تقریباً اور آپؐ میرے پاس بیٹھے نہیں تھے لیکن اس دن آ کر بیٹھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس انتظار میں تھے کہ اللہ تعالیٰ کچھ بتا دے گا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ آپؐ نے تشہد پڑھا پھر آپؐ نے مجھے فرمایا کہ عائشہ! مجھے تمہارے متعلق یہ بات پہنچی ہے۔ پہلی دفعہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ

سے کی۔ سو اگر تم بَری ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ تمہیں بَری فرمائے گا اور اگر تم سے کوئی کمزوری ہو گئی ہے تو اللہ سے مغفرت مانگو اور اس کے حضور توبہ کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور اس کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس پر رحم کرتا ہے۔ کہتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات ختم کر لی تو پہلے چونکہ مَیں بہت رو رہی تھی میرے آنسو خشک ہو گئے۔ یہاں تک کہ آنسوؤں کا ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوا۔

میں نے اپنے باپ سے کہا۔ اس وقت حضرت عائشہؓ نے حضرت ابوبکرؓ کو کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری طرف سے جواب دیجئے۔ انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ سے کیا کہوں۔ کیا بات کروں۔ کیا جواب دوں۔ یہی چاہتی ہوں گی ناں کہ میری بریت کا جواب دیں۔ پھر میں نے اپنی ماں سے کہا۔ آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو آپ نے فرمایا ہے اس کا میری طرف سے جواب دیں۔ انہوں نے کہا بخدا میں نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ میں کم عمر لڑکی تھی۔ قرآن مجید کا اس وقت مجھے زیادہ علم نہیں تھا۔ بہرحال میں نے اس کے باوجود اس وقت کہا کہ بخدا مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ آپ لوگوں نے وہ بات سنی ہے جس کا لوگ آپس میں تذکرہ کرتے ہیں۔ یعنی یہ جو مجھ پر بڑا گندا الزام لگایا گیا ہے، وہ بات آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے۔ اور آپ نے اسے درست سمجھ لیا ہے۔ بلکہ یہ کہتی ہیں مَیں نے کہا کہ آپ نے شاید سمجھ لیا ہے کہ یہ درست ہے۔ اور اگر میں آپ سے کہوں کہ میں بَری ہوں۔ میں نے ایسا کچھ نہیں کیا اور اللہ جانتا ہے کہ میں فی الواقعہ بَری ہوں تو آپ مجھے اس میں سچا نہیں سمجھیں گے کیونکہ اتنا مشہور ہو چکا ہے اور لوگ اتنی زیادہ باتیں کر رہے ہیں کہ شاید یہ ہو جائے کہ میں سچی نہیں ہوں۔ اور اگر میں آپ کے پاس کسی بات کا اقرار کر لوں حالانکہ اللہ جانتا ہے کہ میں بَری ہوں اور میں نے ایسی کوئی غلط حرکت نہیں کی تو آپ اس اقرار پر مجھے سچا سمجھ لیں گے۔ اگر اقرار کر لوں تو آپ سچا سمجھ لیں کہ ہاں شاید بات ٹھیک ہی ہو گی۔ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اپنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی مثال نہیں پاتی سوائے یوسف کے باپ کی۔ انہوں نے کہا تھا کہ صبر کرنا ہی اچھا ہے اور اللہ ہی سے مدد مانگنی چاہئے۔ حضرت یعقوبؑ نے یوسف کے بھائیوں کو جو کہا تھا کہ اللہ ہی سے اس بات میں مدد مانگنی چاہئے جو تم لوگ بیان کر رہے ہو۔ کہتی ہیں میں نے یہ آیت پڑھ دی۔ اس کے بعد میں ایک طرف ہٹ کر اپنے بستر پر آ گئی اور میں امید کرتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری کرے گا۔ وہ جانتی تھیں میں بے گناہ ہوں اللہ تعالیٰ بری کرے گا لیکن کہتی ہیں کہ بخدا مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ میرے متعلق بھی کوئی وحی نازل ہو گی۔ یہ تو خیال تھا کہ اللہ تعالیٰ بری کر دے گا لیکن یہ خیال نہیں تھا کہ اس حد تک، یہاں تک ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ میری بریت کے بارہ میں وحی نازل کرے بلکہ میں اپنے خیال میں اس سے بہت ادنیٰ تھی کہ میری نسبت قرآن کریم میں بیان کیا جائے۔ میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتی تھی کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں میرے بارے میں کوئی وحی کرے لیکن مجھے یہ امید ضرور تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند میں کوئی ایسی خواب دیکھ لیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بری قرار دیتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کی قسم! آپؐ ابھی بیٹھنے کی جگہ سے الگ نہیں ہوئے تھے اور نہ اہلِ بیت میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ اتنے میں آپؐ پر وحی نازل ہوئی اور وحی کے دوران جو سخت تکلیف آپؐ کو ہوا کرتی تھی وہ آپؐ کو ہونے لگی۔ آپ کو اتنا پسینہ آتا تھا کہ سردی کے دن میں بھی آپ سے پسینہ موتیوں کی طرح ٹپکتا تھا۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی کی حالت جاتی رہی تو آپ مسکرا رہے تھے اور پہلی بات جو آپؐ نے فرمائی یہ تھی کہ عائشہ! اللہ کا شکر بجا لاؤ کیونکہ اللہ نے تمہاری بریت کر دی ہے۔ کہتی ہیں اس پر میری ماں نے مجھ سے کہا اٹھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ میں ان کے پاس اٹھ کر نہیں جاؤں گی اور اللہ کے سوا کسی کا شکریہ ادا نہیں کروں گی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ وحی کی تھی۔ وہ لوگ یعنی کہ جنہوں نے بہتان باندھا ہے وہ تم ہی میں سے ایک جتھا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری بریت میں یہ وحی نازل کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اور وہ مسطح بن اُثاثہ کو بوجہ اس کے قریبی ہونے کے خرچ دیا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم! جو مسطح نے عائشہ پر افتراء کیا ہے میں اس کے بعد اب اس کو کوئی خرچ نہیں دوں گا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرمایا یعنی سورہ نور کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ آیت میں نے پڑھ دی ہے اور اس کا ترجمہ بھی پڑھ دیا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کہنے لگے کہ کیوں نہیں۔ اللہ کی قسم میں ضرور چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی پردہ پوشی کرتے ہوئے مجھے بخش دے۔ مسطح کو جو خوراک وہ دیا کرتے تھے پھر ملنے لگی۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنتِ جَحش سے بھی میرے معاملے کے بارے میں پوچھا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زینب! تم کیا سمجھتی ہو جو تم نے دیکھا ہے۔ وہ کہتیں یا رسول اللہ میں اپنی شنوائی اور بینائی محفوظ رکھوں گی۔ میں تو عائشہؓ کو، (یعنی کہ میں کبھی یہ نہیں کہہ سکتی) پاکدامن ہی سمجھا ہے۔ اپنے کانوں کو اور آنکھوں کو میں محفوظ سمجھتی ہوں اور ہمیشہ محفوظ رکھوں گی۔ میں غلط باتیں نہیں کہہ سکتی۔ کہتی ہیں مَیں نے تو عائشہؓ کو پاکدامن ہی دیکھا ہے اور پاکدامن ہی سمجھتی بھی ہوں۔ حضرت عائشہؓ کہتی تھیں کہ یہی زینبؓ وہ تھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے میری برابری کیا کرتی تھیں۔ اللہ نے انہیں پرہیزگاری کی وجہ سے بچائے رکھا اور ان کی بہن حَمنہ بنتِ جَحش اُن کی طرفداری کر رہی تھی اور ہلاک ہو گئی یعنی جن لوگوں نے الزام لگایا تھا اُن کی طرفداری کر رہی تھی اور ان لوگوں کے ساتھ تھی جو ہلاک ہوئے۔

(ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب تعدیل النساء......الخ، حدیث 2661، جلد 4، صفحہ 721 تا 731، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ) (ماخوذ از صحیح البخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الافک، حدیث 4141، جلد 8، صفحہ 325، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النبیین میں یہ واقعہ بیان فرمایا ہے جو میں پہلے بخاری کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ زائد بات جو انہوں نے اس میں لکھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ جب کہتی ہیں کہ ان صحابی نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پڑھا تو میں جاگ اٹھی تو میں نے اس وقت دیکھتے ہی جھٹ اپنا منہ اپنی اوڑھنی سے ڈھانک لیا کیونکہ پردے کا حکم جاری ہو چکا تھا اور خدا کی قسم! اس نے میرے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے بات بھی کوئی نہیں کی اور نہ میں نے اس کلمہ کے سوا ان کے منہ سے کوئی اَور الفاظ سنے یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کے سوا۔ اس کے بعد وہ اپنے اونٹ کو آگے لایا اور میرے قریب اسے بٹھا دیا اور اس نے اونٹ کے دونوں گھٹنوں پر اپنا پاؤں رکھ دیا تا کہ وہ اچانک نہ اٹھ سکے۔ چنانچہ میں اونٹ کے اوپر سوار ہو گئی۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 563)

وہاں بخاری میں یہ تھا کہ ہاتھ پہ پاؤں رکھ کے چڑھیں یہاں یہ ہے کہ انہوں نے اونٹ کے آگے گھٹنوں پر پاؤں بھی رکھ دیا تا کہ اونٹ ایک دم نہ اٹھ جائے۔ جیسا کہ حضرت عائشہؓ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے بارے میں خدا تعالیٰ کی وحی کی میرے لئے بڑی اہمیت تھی۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ میرے لئے تو اس وحی کی بڑی اہمیت تھی کیونکہ مجھے اس کی توقع نہیں تھی۔

بہرحال یہ ایک اہم واقعہ تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل پر ایک بہت بڑا الزام لگایا گیا تھا۔ حضرت عائشہؓ کا ایک خاص مقام تھا اور یہ مقام اس وجہ سے بھی تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وحی بھی مجھے سب سے زیادہ عائشہ کے حجرے میں ہی ہوتی ہے اور سورہ نور میں ان الزام لگانے والوں کے بارے میں مومنوں کا جو ردّ عمل ہونا چاہئے اس کے بارے میں بھی تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ کیا ہونا چاہئے۔ اس بارے میں مکمل دس گیارہ آیتیں ہیں۔ بہرحال حضرت عائشہؓ نے جس آیت کا حوالہ دیا ہے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس واقعہ کے علاوہ جو حدیث کے حوالے سے مَیں بیان کر چکا ہوں حضرت مصلح موعودؓ نے جو زائد باتیں بیان فرمائی ہیں وہ بیان کرتا ہوں۔ اول پہلے تو آیت پڑھ دوں۔

آیت یہ ہے کہ اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ ؕ لَا تَحۡسَبُوۡہُ شَرًّا لَّکُمۡ ؕ بَلۡ ہُوَ خَیۡرٌ لَّکُمۡ ؕ لِکُلِّ امۡرِیًٔ مِّنۡہُمۡ مَّا اکۡتَسَبَ مِنَ الۡاِثۡمِ ۚ وَ الَّذِیۡ تَوَلّٰی کِبۡرَہٗ مِنۡہُمۡ لَہٗ عَذَابٌ عَظِیۡمٌ۔ (النور: 12) یعنی یقیناً وہ لوگ جو جھوٹ گھڑ لائے انہی میں سے ایک گروہ ہے۔ اس معاملہ کو اپنے حق میں برا نہ سمجھو بلکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ ان میں سے ہر شخص کیلئے ہے جو اس نے گناہ کمایا جبکہ ان میں سے وہ اس کے بیشتر کے ذمہ دار ہیں اس کے لئے بہت بڑا عذاب مقدر ہے۔ اس کے آگے پھر مزید آیتیں بھی ہیں۔ بڑی تفصیل سے بیان ہوا ہے۔ بہرحال اس آیت کی تفسیر میں جو سارا واقعہ بیان کیا ہے اور پھر آپؓ نے یہ لکھا کہ جب مدینہ پہنچے تو عبداللہ بن اُبی بن سَلول اور اس کے ساتھیوں نے مشہور کر دیا کہ حضرت عائشہؓ نعوذ باللہ جان بوجھ کر پیچھے رہی تھیں اور ان کو صَفوان سے تعلق تھا، جو بعد میں اونٹ لے کے آئے تھے۔ لکھتے ہیں کہ یہ شور اتنا بڑھا کہ بعض صحابہ بھی نادانی سے ان کے ساتھ مل گئے جن میں سے ایک حسان بن ثابت ہیں اور دوسرے مِسطَح بن اُثاثہ۔ اسی طرح ایک صحابیہ حَمنہ بنت جحش بھی تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سالی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو چونکہ اس حادثے سے صدمہ سخت ہوا تھا اور وہ چھوٹی عمر میں ایک ایسے جنگل میں تن تنہا رہ گئی تھیں

ارشاد باری تعالیٰ

فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ (سورۃ البقرہ: 149)

ترجمہ: پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (صوبہ جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ کُلُوۡا مِمَّا فِی الۡاَرۡضِ حَلٰلًا طَیِّبًا (سورۃ البقرہ: 169)

ترجمہ: اے لوگو! اس میں سے حلال اور طیب کھاؤ جو زمین میں ہے

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

جہاں ہُو کا عالم تھا اور مدینہ پہنچ کر اس صدمہ سے بیمار ہو گئیں۔ تنہائی کا جو ایک خوف تھا، ایک ڈر تھا حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ یہ بھی بیماری کی وجہ ہے۔ ادھر ان کے متعلق منافقین میں کھچڑی پکتی رہی۔ آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ باتیں پہنچ گئیں۔ آپؐ حضرت عائشہؓ کی بیماری کو دیکھ کر ان سے دریافت نہیں فرما سکتے تھے۔ پوچھا بھی نہیں کہ منافقین کیا باتیں کر رہے ہیں؟ ادھر دن بدن باتیں زیادہ بڑھتی جاتی تھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں یہ دیکھ کر حیران ہوتی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لاتے تو آپؐ کا چہرہ اترا ہوا ہوتا تھا اور مجھ سے بات نہیں کرتے تھے۔ کہتی ہیں بڑا پریشان چہرہ ہوتا تھا اور دوسروں سے میرا حال پوچھ کے چلے جاتے تھے۔ کہتی ہیں میں آپؐ کی اجازت سے ایک دن اپنے والدین کے ہاں چلی گئی اور پھر وہی قضائے حاجت والا واقعہ ہوا۔ جو رشتہ دار تھیں ان کے ساتھ باہر جاتی تھیں اُس نے اپنے بیٹے مسطح کا نام لے کر کہا کہ اس کا برا ہو۔ حضرت عائشہؓ نے اس پر کہا کہ ایسا کیوں کہتی ہو؟ اس نے کہا کہ ایسا کیوں نہ کہوں۔ تمہیں پتہ نہیں کہ وہ تو اس قسم کی باتیں کرتا ہے۔ تو حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے وہ عورت کوئی موقع نکالنا چاہتی تھی کہ بات کہے۔ حضرت عائشہؓ کو بات بتائے کہ آپ پہ کیا الزام لگ رہے ہیں کیونکہ ان کو پتہ نہیں تھا۔ جب حضرت عائشہؓ نے یہ بات سنی تو انہیں بڑا سخت صدمہ ہوا۔ واپس آ گئیں اور جیسا کہ پہلے انہوں نے ذکر کیا ہے کہ مجھے بڑی نقاہت تھی۔ جوں توں کر کے گھر تک پہنچیں مگر اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیماری پھر زور پکڑ گئی۔

بہر حال پھر آپؓ آگے واقعہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ اور اسامہ بن زیدؓ کو بلا کر مشورہ لیا کہ کیا کرنا چاہئے۔ حضرت عمرؓ اور اسامہ بن زیدؓ دونوں نے کہا کہ یہ منافقوں کی پھیلائی ہوئی بات ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں لیکن حضرت علیؓ کی طبیعت تیز تھی۔ انہوں نے کہا کہ بات کوئی ہو یا نہ ہو۔ آپؐ کو ایسی عورت سے جس پر اتہام لگ چکا ہے تعلق رکھنے کی کیا ضرورت ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا جیسا کہ بیان ہوا ہے کہ آپؐ اُن کی لونڈی سے پوچھ لیں۔ اگر کوئی بات ہوئی تو وہ بتا دے گی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کی لونڈی بریرہ سے پوچھا کیا تجھے عائشہؓ کا کوئی عیب معلوم ہے؟ اُس نے کہا عائشہؓ کا سوائے اس کے اور کوئی عیب نہیں کہ کم سنی کی وجہ سے وہ سو جاتی ہیں۔ جلدی نیند کا غلبہ آ جاتا ہے اور پھر گہری نیند آتی ہے اور وہی واقعہ بیان کیا۔ بہر حال کہتے ہیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ صحابہ کو جمع کیا اور پھر فرمایا کہ کوئی ہے جو مجھے اس شخص سے بچائے جس نے مجھے دکھ دیا ہے۔ اس سے مراد آپؐ کی عبداللہ بن اُبی بن سَلول سے تھی کہ اس نے دکھ دیا ہے۔ حضرت سعد بن معاذ جو اَوس قبیلہ کے سردار تھے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! اگر وہ شخص ہم میں سے ہے تو ہم اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں۔ اور اگر وہ خزرج سے ہے تب بھی اس کو مارنے کیلئے تیار ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ کہتے ہیں کہ شیطان تو ہر وقت فتنہ ڈلوانے کیلئے موقع کی تلاش میں رہتا ہے اس موقع پر بھی شیطان نہیں چونکا۔ خزرج کو یہ خیال نہ آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے کتنا صدمہ پہنچا ہے۔ جب سعد بن معاذؓ نے یہ بات کی تو دوسرے قبیلہ کو غصہ آ گیا۔ چنانچہ سعد بن عبادہؓ کھڑے ہوئے اور انہوں نے سعد بن معاذؓ سے کہا کہ تم ہمارے آدمی کو نہیں مار سکتے اور نہ تمہاری طاقت ہے کہ ایسا کر سکو۔ اس مکالمے میں دوسرے صحابی بھی اٹھے اور انہوں نے کہا کہ ہم اسے مار ڈالیں گے اور دیکھیں گے کون اسے بچاتا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اب بجائے اس کے کہ یہ مقابلہ باتوں تک ہی رہتا اوس اور خزرج نے میانوں سے تلواریں نکالنی شروع کر دیں کہ باقاعدہ جنگ ہونے لگی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی مشکل سے ان کو ٹھنڈا کیا۔ اوس کہتے تھے کہ جس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ دیا ہے اس کو ہم مار ڈالیں گے اور خزرج کہتے تھے کہ تم یہ بات اخلاص سے نہیں کرتے۔ چونکہ تم جانتے ہو کہ وہ ہم میں سے ہے اس لئے یہ بات کہتے ہو۔ بہر حال یہ بات بھی ثابت ہے کہ ان دونوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت بھی تھی مگر شیطان نے ان میں فتنہ پیدا کر دیا۔ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ اس وقت کی حالت کے متعلق ہر شخص آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ کیسی دردناک حالت ہوگی۔ ادھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی ایذاء پہنچ رہی تھی اور ادھر مسلمانوں میں تلوار چلنے تک نوبت پہنچی ہوئی تھی۔ تو شیطان بعض دفعہ نیکوں میں بھی یہ حالت کر دیتا ہے۔

بہر حال پھر آگے حضرت مصلح موعودؓ وہی واقعہ بیان کرتے ہیں جو حضرت عائشہؓ نے بیان کیا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ سے یہ سارا واقعہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں مانوں گی تو جھوٹ کہوں گی۔ اگر اپنے آپ کو بَری ثابت کروں گی تو آپ لوگ یقین نہیں کریں گے۔ اس وقت میں وہی کہتی ہوں جو حضرت یوسفؑ کے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام نے کہا تھا کہ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ (یوسف:19) کہ اچھی طرح صبر کرنا ہی میرے لئے مناسب ہے اور اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جا سکتی ہے اور مانگی جاتی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے یہ کہا کہ وہاں سے اٹھ کر میں اپنے بستر پہ آ گئی۔ اس پر پھر یہ آیت نازل ہوئی جو مَیں نے ابھی پہلے پڑھی ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے خطرناک جھوٹ بولا ہے وہ تمہی میں سے ایک گروہ ہے مگر تم اس کے اس الزام کو اپنے لئے کسی خرابی کا موجب نہ سمجھو بلکہ خیر کا موجب سمجھو کیونکہ اس الزام کی وجہ سے جھوٹا الزام لگانے والوں کی سزاؤں کا جلدی ذکر ہو گیا اور تمہیں ایک پر حکمت تعلیم مل گئی۔ اور یقیناً اس میں سے ہر شخص اپنے اپنے گناہ کے مطابق سزا پائے گا اور جو شخص اس گناہ کے بڑے حصہ کا ذمہ دار ہے اس کو بہت بڑا عذاب ملے گا۔ بہر حال اس وحی کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ روشن ہوا اور اس وقت حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میری والدہ نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر کرو تو میں نے یہی کہا کہ میں تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں گی۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 269 تا 271)

بہر حال جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی ایک جگہ ایک خطبہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ حضرت عائشہؓ پر الزام لگانے کی وجہ سے تین اشخاص کو کوڑے لگے تھے جن میں سے ایک حَسّان بن ثابت تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شاعر اعظم تھے۔ ایک مسطح تھا جو حضرت عائشہ کے چچا زاد اور حضرت ابوبکرؓ کے خالہ زاد بھائی تھے اور وہ اس قدر غریب آدمی تھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں ہی رہتا تھا۔ وہیں کھانا کھاتا تھا۔ آپؓ ہی ان کے لئے کپڑے بنواتے تھے اور ایک عورت تھیں۔ ان تینوں کو سزا ہوئی۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد 18، صفحہ 279 تا 280)

اور سنن ابی داؤد میں بھی اس سزا کا ذکر ہے۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الحدود، باب حد القاذف، حدیث 4474 تا 4475) بہر حال بعض کے نزدیک یہ سزا ہوئی۔ بعض کے نزدیک نہیں ہوئی۔ (تفسیر القرطبی، جزء 15، صفحہ 169، سورۃ النور مطبوعہ موسسۃ الرسالۃ بیروت 2006ء) لیکن یہ جو صحابہ تھے انہیں سزا ہوئی یا نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کو معاف فرما دیا۔ جو دنیاوی سزا تھی وہ ملنی تھی وہ مل گئی اور بعد کے غزوات میں بھی جیسا کہ میں نے بتایا یہ شامل ہوئے اور یہ مسطح ایک بدری صحابی تھے۔ ان کا ایک بڑا مقام تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا انجام بخیر کیا اور اس مقام کو قائم رکھا اور قائم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ایمان کی آب پاشی
اعمال صالحہ سے ہوتی ہے بغیر اس کے وہ خشک ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 401)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

خطبہ جمعہ

''اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے''

☆''میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفۂ وقت نے میرے سپرد کیا ہے، میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کر دوں''

☆''انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے، جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے''

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق، علمِ حدیث کے ماہر، خلافت کے عشق و ادب سے معمور، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سب سے بڑے پوتے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بڑے بیٹے امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ماموں زاد بھائی، اپنی زندگی میں ہی خدا تعالیٰ سے مغفرت اور رحم کی خبر پانے والے، واقفِ زندگی کی حیثیت میں عرصہ نصف صدی سے زائد اور آخری دم تک سلسلہ احمدیہ کی خدمت کی توفیق پانے والے، نہایت محنتی، عالم باعمل، کتب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انگریزی مترجم، صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب وکیل الاشاعت تحریکِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ کی وفات پر ان کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 دسمبر 2018ء بمطابق 21 فتح 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آج میرا ارادہ تھا کہ پہلے کچھ صحابہ کا ذکر کروں گا اور اس کے بعد مکرم مرزا انس احمد صاحب جن کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی ہے ان کا ذکر ہوگا لیکن لوگوں نے ان کے متعلق جو کافی سارے خطوط مجھے لکھے، ان کی باتیں لکھیں اس کی وجہ سے مَیں نے سمجھا کہ انہیں کا ذکر آج کر دوں۔

مرزا انس احمد صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے بڑے بیٹے تھے ان کی گزشتہ دنوں ربوہ میں 81 سال کی عمر میں وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے بڑے پوتے تھے اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور نواب محمد علی خان صاحب کے نواسے تھے۔ اس لحاظ سے یہ میرے ماموں زاد بھائی بھی تھے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قادیان میں لی پھر ربوہ میں مکمل کی۔ پھر پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے پاس کیا۔ پھر کچھ عرصہ وہاں کالج میں خدمت کی اور پھر یہاں آکسفورڈ یونیورسٹی انگلستان میں تعلیم حاصل کی۔ یہاں سے انہوں نے ایم اے کیا۔ خدا کے فضل سے 1955ء میں انہوں نے زندگی وقف کی اور 1962ء میں عملی زندگی میں قدم رکھا اور بڑی محنت سے مختلف شعبہ جات میں انہوں نے کام کیا۔ بڑے شوق سے اور ہمت سے اور محنت سے کام کرنے کے عادی تھے۔ علمِ حدیث، فلسفہ اور انگریزی ادب میں ان کا بڑا گہرا مطالعہ تھا۔ حدیث سے خاص طور پر بڑا شغف تھا اور اسی لئے اپنے شوق سے حدیث کی ابتدائی تعلیم محترم مولوی خورشید احمد صاحب مرحوم سے انہوں نے حاصل کی۔ اپنے گھر میں بھی ان کی بڑی اچھی لائبریری تھی۔ بڑی نایاب کتب رکھا کرتے تھے۔ پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ کوئی طالبعلم بھی کسی شعبہ میں رہنمائی کے لئے آجاتا تو بڑی اچھی معلومات دیا کرتے تھے۔ حدیث کے اہم اور بنیادی مآخذ کی کتب کے سیٹ بھی ان کے پاس تھے اور یہ مختلف کتب خانوں سے انہوں نے اکٹھے کئے تھے۔

انہوں نے جب 1955ء میں زندگی وقف کی اور اپنے آپ کو پیش کیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ''میں نے جماعت میں جو وقف کی تحریک شروع کی ہے اس کے بعد میرے پاس تین درخواستیں آئی ہیں ایک تو میرے پوتے مرزا انس احمد کی ہے جو عزیزم مرزا ناصر احمد کا لڑکا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نیت کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔'' اور ''انس احمد نے لکھا ہے کہ میرا ارادہ تھا کہ میں قانون پڑھ کر اپنی زندگی وقف کروں لیکن اب آپ جہاں چاہیں مجھے لگا دیں میں ہر طرح تیار ہوں۔''

(خطباتِ محمود، جلد 36، صفحہ 194، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 14 اکتوبر 1955ء)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 56 سال تک ان کو مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق ملی۔ پہلے ابتدائی تقرر ان کا تعلیم الاسلام کالج میں بطور لیکچرر ہوا۔ پھر 1975ء میں نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے۔ پھر ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مقرر ہوئے، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے پہلے دورۂ یورپ کے دوران پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ جامعہ احمدیہ کے ایڈمنسٹریٹر کے طور پر بھی ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ کچھ سال یہ ناظر تعلیم بھی رہے۔ نائب ناظر دیوان رہے اور تحریک جدید میں یہ اب وکیل الاشاعت کے کام پر فائز تھے۔ یہ پہلے وکیل التصنیف تھے پھر مارچ 1999ء میں وکیل الاشاعت مقرر ہوئے اور 97ء میں گو عمر کے لحاظ سے ان کی ریٹائرمنٹ ہوگئی تھی لیکن آخر دم تک ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ خدام الاحمدیہ، انصار اللہ مرکزیہ میں بھی ان کو مختلف خدمات کی توفیق ملی۔ براہین احمدیہ اور محمود کی آمین کا انگریزی ترجمہ بھی انہوں نے کیا جو شائع ہو چکا ہے۔ آجکل سرمہ چشم آریہ، ازالہ اوہام اور درثمین کے انگریزی ترجمہ کی نظر ثانی پر کام کر رہے تھے۔ ہمارے سکول جو قومیائے گئے تو اس کے بعد جماعت نے اپنے سکول شروع کئے تھے جو ناصر فاؤنڈیشن کے تحت شروع کئے گئے اس کے بھی چیئرمین رہے۔ مجلس افتاء کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن بورڈ کے ممبر بھی تھے۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی گئی تھی تاکہ احادیث کی کتب جو ہیں ان کو جماعتی طور پر شائع کیا جائے اور ان کا ترجمہ اور شرح لکھی جائے۔ مسند احمد بن حنبل کا اردو ترجمہ یہ کر رہے تھے۔

پارٹیشن کے وقت جب قادیان سے ہجرت ہوئی ہے تو حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا ایک واقعہ بیان کیا ہے۔ یہ تاریخی واقعہ جو حضرت مصلح موعودؓ کی اپنی قربانی تھی اس سے متعلق ہے لیکن ان کا ذکر بیچ میں آتا ہے اس لئے میں سنا دیتا ہوں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جب ہم قادیان سے آئے تو میں نے اپنے گھر والوں سے کہہ دیا تھا کہ تمہیں لنگر سے اسی قدر کھانا ملے گا جس قدر دوسروں کو ملتا ہے (کیونکہ حالات خراب تھے اس لئے راشن ہوا ہوا تھا)۔ فرمایا کہ ان دنوں میں نے یہ ہدایت دی ہوئی تھی کہ مالی تنگی کی وجہ سے صرف ایک ایک روٹی فی کس دی جائے گی اور اپنے گھر والوں کو بھی میں نے یہی کہا تھا کہ تمہیں بھی ایک ایک روٹی فی کس ملے گی۔ فرماتے ہیں ایک دن میرا پوتا انس احمد روتا ہوا میرے پاس آیا اور مجھے بتایا گیا کہ یہ کہتا ہے کہ ایک روٹی سے میرا پیٹ نہیں بھرتا۔ میں نے کہا کہ میں نے تو ایک ہی روٹی دینی ہے۔ اگر اس کا پیٹ ایک روٹی سے نہیں بھرتا تو پھر تم مجھے آدھی روٹی دے دیا کرو اور میری آدھی روٹی اسے دے دیا کرو۔ حضرت مصلح موعودؓ نے پھر فرمایا اس طرح میں آدھی روٹی پر گزارا کر لیا کروں گا اور یہ ڈیڑھ روٹی کھا لیا کرے گا۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ جب مہمانوں کے لئے ایک روٹی کی شرط اٹھ جائے گی تو پھر میں گھر والوں کے لئے بھی فی کس روٹیوں کی تعداد بڑھا دوں گا لیکن جب تک مہمانوں کے لئے ایک روٹی کی شرط نہیں اُٹھتی اسے میری روٹی کا نصف حصہ دے دیا کرو۔ آپؓ فرماتے ہیں پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے فضل کر دیا اور نہ صرف یہ کہ سندھ کی زمینوں کی پیداوار اچھی ہوگئی بلکہ خدا تعالیٰ نے آمد کے اَور راستے بھی کھول دئے اور یہ پابندی پھر دور ہوگئی۔

(ماخوذ از خطبات محمودؓ، جلد 37، صفحہ 53، خطبہ جمعہ بیان فرمودہ مورخہ 3 فروری 1956ء)

ان کے داماد مرزا وحید احمد صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ میں اپنے سفر پر بخارا اور سمرقند جا رہا تھا تو مرزا انس احمد صاحب نے مجھے کہا کہ وہاں تم جا رہے ہو تو امام بخاریؒ کی قبر پر بھی جانا اور میری طرف سے بھی دعا کرنا اور سلام کہنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت کی وجہ سے یہ تھا کہ اس شخص نے جس نے سینکڑوں سال پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور واقعات کا خزانہ جمع کر کے ہم تک پہنچایا ہے اس کا حق بنتا ہے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں اور اسے سلام پہنچائیں۔

ڈاکٹر نوری صاحب لکھتے ہیں کہ میرا جو بھی ان کے ساتھ تجربہ ہوا اور کافی عرصہ ان کو دیکھنے کا موقع ملا کہ جو کام آپ کو دیا جاتا تو آپ ایک جذبے کے ساتھ اسے مکمل کرتے۔ نہایت جانفشانی اور محنت اور لگن کے ساتھ اپنے کام کو پوری طرح سرانجام دیتے۔ کہتے ہیں کمزوری اور بیماری کے باوجود میں نے آپ کو لیپ ٹاپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ کرتے ہوئے دیکھا۔ گھنٹوں کمپیوٹر پر ٹائپ کرتے اور آپ کے ساتھی قرآن کریم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالے لے کر آپ کے پاس کھڑے ہوتے۔ آپ اکثر یہ کہتے کہ

میری خواہش تو صرف اتنی ہے کہ جو کام خلیفہ وقت نے میرے سپرد کیا ہے میں اللہ تعالیٰ کی مدد سے اسے پورا کر دوں۔ نوری صاحب لکھتے ہیں کہ ان کی یادداشت بھی نہایت قابل تعریف تھی۔ احادیث اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے واقعات آپ اس قدر جوش اور جذبے اور نہایت لطیف انداز میں بیان کرتے تھے کہ سننے والے کا دل موہ لیتے تھے اور واقعات بیان کرتے وقت آپ کی آنکھیں نم ہو جاتیں اور آواز بھرا جاتی۔

صبر بھی ان میں بہت تھا۔ نوری صاحب ہی لکھتے ہیں کہ ہر قسم کے مشکل حالات میں آپ نے ہمیشہ صبر اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔ حوصلے کے ساتھ ہر تنگی کو برداشت کرتے۔ اپنی علالت کی وجہ سے آپ ایک پیالی چائے کی نہیں اٹھا سکتے اور نہ ہی بستر پر پہلو بدل سکتے تھے لیکن اس کے باوجود آپ نے ہمیشہ اپنا کام جاری رکھا اور بڑی جانفشانی سے اپنی ذمہ داری نبھائی اور کبھی کوئی شکایت کا موقع نہ دیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے۔ نوری صاحب کہتے ہیں کہ ہر آنے والے کو خوشی سے اور مسکرا کر ملتے یہ آپ کا ایک بہت بڑا اخلق تھا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں داخلے سے ایک دن قبل آپ مجھے ملنے آئے۔ بیماری کی وجہ سے آپ کے چہرے پر شدید درد محسوس ہو رہی تھی اس کے باوجود آپ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میرا خیال ہے کہ میرا خاتمہ قریب ہے اور مَیں اپنے رب سے ملنے جا رہا ہوں۔ یہ بات آپ نے بڑے مسکراتے چہرے سے کی۔

پھر نوری صاحب ان کی شکر گزاری کے بارے میں لکھتے ہیں کہ احسان مندی اور شکر گزاری کی صفت ان میں بے پناہ تھی۔ کہتے ہیں دو موقعوں پر آپ نے بہت احسان کرتے ہوئے مجھے کہا کہ آپ نے جس خلوص نیت کے ساتھ مجھ پر احسان کیا ہے، میری تیمارداری کی ہے میں اس کی قیمت کبھی ادا نہ کر پاؤں گا اور یہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے نوری صاحب کہتے ہیں انہوں نے مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی وہ ڈائری عنایت فرمائی جس پر حضورؒ نے اپنی خوابیں وغیرہ لکھی ہوئی تھیں۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کا ایک کوٹ بھی مجھے دیا۔ اسی طرح میڈیکل ٹیم کے ساتھ بھی بڑی شفقت کا سلوک کیا۔ ان کے کمرے کی لائبریری تو مَیں نے بھی دیکھی ہوئی ہے۔ نوری صاحب نے بھی لکھا ہے کہ ساری دیواریں، چاروں دیواروں کے جو شیلف تھے چھت تک اس میں کتابیں بھری ہوتی تھیں اور اس میں مختلف قسم کی سائنسی، معاشی اور مختلف topics پہ کتابیں تھیں جو انہوں نے کہا کہ میں نے خود پڑھی بھی ہوئی ہیں۔

میر داؤد احمد صاحب مرحوم کی بیٹی ندرت کہتی ہیں کہ ان کی وفات کا سن کے بہت ساری پرانی یادیں میرے دل میں آئیں، دماغ میں آئیں اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی یادیں تازہ ہو گئیں۔ کہتی ہیں میری بیٹی کی شادی تھی تو انتظام چیک کرنے کے لئے وقت سے پہلے مارکی میں گئی تو وہاں بھائی انس پہلے سے بیٹھے تھے اور رو رہے تھے۔ مَیں حیران ہوئی کہ یہاں اتنی جلدی کیوں آ گئے ہیں تو مجھے دیکھ کر بتایا کہ آج مجھے تمہارے ابا میر داؤد احمد صاحب مرحوم بہت یاد آ رہے تھے، تو میں یہاں آ کر تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔

ان کے بھانجے عامر احمد لکھتے ہیں کہ خوشی غمی میں ایک محبت کرنے والے باپ کی طرح موجود رہے۔ ہر گھر میں اونچ نیچ ہوتی ہے لیکن ایسے معاف کر دیتے جیسے کبھی کچھ ہوا ہی نہیں۔ بلکہ اگر محسوس کر لیتے کہ میری کسی نصیحت کی وجہ سے اگلے کو تکلیف پہنچی ہے تو اس نیک نصیحت کے باوجود اگلے دن خود اس سے معذرت کرتے، معافی مانگتے۔

منیر الدین شمس صاحب ایڈیشنل وکیل التصنیف کہتے ہیں کہ ان کی میرے ساتھ کئی سٹنگز (sittings) ہوتی رہیں۔ ہمیشہ انہیں ہمدرد اور شفیق پایا۔ باوجودیکہ عمر میں مجھ سے کافی بڑے تھے کبھی انہوں نے نہ اپنی عمر کی اور نہ اپنے علم کی برتری کا اظہار کیا۔ منیر الدین صاحب کہتے ہیں کہ جب سے میاں صاحب کے ساتھ تصنیف میں کام کے سلسلہ میں واسطہ پڑا ہمیشہ انہیں بہت مددگار، رہنما اور تعاون کرنے والا پایا۔ جب بھی انہیں کوئی کام دیا گیا انہوں نے بہت محنت اور لگن کے ساتھ اسے نبھایا بلکہ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ مزید کام دیں تاکہ بیماری میں جتنا زیادہ کام کر سکوں بہتر ہے۔ خلافت سے بے پناہ اخلاص اور وفا کا تعلق تھا اور اکثر جب بھی کام کے سلسلہ میں بات ہوتی تو یہی کہتے کہ میرا اسلام کہنا۔ اور مجھے سلام بھجواتے تھے اور ہر مرتبہ پوچھتے تھے کہ میرے کام کی وجہ سے کوئی ناراضگی تو نہیں۔ ہر وقت فکر رہتی تھی کہ خلیفہ وقت کہیں ناراض نہ ہو جائے۔ شمس صاحب ہی لکھتے ہیں کہ باوجود بیماری کے جب بھی میری طرف سے انہیں کوئی کام دیا جاتا تو بڑی خوشی کے ساتھ جلد از جلد مکمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کے سلسلہ میں انہوں نے بہت قابلِ قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ براہین احمدیہ کے بعض حصوں کا انہوں نے بہت عمدہ ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ کہتے ہیں ترجمہ کو فائنل کرتے ہوئے ہماری جو ٹیم تھی وہ بھی ان کی رائے کو مدّنظر رکھتی تھی۔ جب کبھی کوئی ہدایات دی جاتیں، اور میری طرف سے جب ہدایات جاتیں، وکالت تصنیف ان کو دیتی کہ یہ خلیفۂ وقت نے کہا ہے اور اس بارے میں اپنی رائے دیں تو بڑی مدلّل رائے بھجوایا کرتے تھے۔ بہرحال ایک عالم تھے اور ان کا علم بڑا گہرا تھا۔ اس سے جماعت اب محروم ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اَور علماء پیدا کرے۔

ایک خوبی ہر ایک نے لکھی ہے۔ بہت سارے مبلغین نے بھی لکھا ہے اور شمس صاحب بھی یہ لکھتے ہیں کہ مبلغین کی بہت عزت کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی بہت بڑی خوبی تھی اور علمی رنگ میں رہنمائی بھی فرمایا کرتے تھے۔

حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کہتے ہیں کہ میاں صاحب گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ خدا ترسی، محبتِ الٰہی، عشقِ قرآن، عشقِ رسول، سادگی، تواضع اور رحمت وشفقت آپ کے نمایاں اوصاف تھے۔ حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کا بھی خیال رکھتے۔ غرباء اور مساکین کا بہت احساس تھا۔ کسی ضرورتمند کو خالی ہاتھ واپس نہ کرتے خواہ قرض لے کر ہی اس کی مدد کیوں نہ کرنی پڑے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک علمی شخصیت تھے۔ حصولِ علم کا خاص ذوق تھا اور اس کے لئے آپ نے بہت محنت اور مجاہدہ کیا۔ حافظ صاحب کہتے ہیں خود مجھ سے انہوں نے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کے مطالعہ کا پہلا دور انہوں نے میٹرک کے امتحان کے بعد دسویں کے امتحان کے بعد جو چھٹیاں ہوتی ہیں، اس فراغت کے عرصہ میں مکمل کیا تھا۔ یہ بات انہوں نے مجھے بھی بتائی تھی بلکہ ایک خط میں لکھ کے دی تھی کہ میں نے پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پندرہ سولہ سال کی عمر میں ختم کر لی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق تھے۔ حافظ صاحب لکھتے ہیں اور اسی مناسبت سے علم حدیث سے بھی خاص ذوق اور لگاؤ بلکہ محبت تھی جس کے لئے آپ نے ذاتی محبت اور مطالعہ سے عربی زبان میں بھی اتنی قابلیت اور مہارت پیدا کر لی کہ احادیث کے علاوہ ان کی عربی شروح وغیرہ بھی زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ میٹرک کے بعد صحیح بخاری آپ نے حکیم خورشید صاحب سے پڑھی۔ اس کے بعد بھی میں نے دیکھا کہ جب آپ کالج میں لیکچرر تھے تو صبح کالج جانے سے پہلے حکیم صاحب کے گھر کے سامنے ان کی کار کھڑی ہوتی تھی۔ وہاں حکیم صاحب سے حدیث پڑھنے کے بعد پھر یہ اپنے کام پر جایا کرتے تھے۔ پھر کہتے ہیں اس کے بعد صحاح ستہ اور دیگر کتب حدیث کا ذاتی شوق سے مطالعہ کیا اور آخر دم تک ایک طالب علم ہی رہے۔ کتب حدیث کا ایک بہت عمدہ اور قیمتی ذخیرہ انہوں نے ایک زرّ کثیر سے اپنی لائبریری میں جمع کیا جس میں بہت مفید نایاب کتب موجود ہیں اور اس لحاظ سے ان کی ذاتی لائبریری بے نظیر اور اپنی مثال آپ ہے۔ علم حدیث سے اتنا شغف تھا کہ اس کے دیگر موضوعات علم الرجال اور علم اصول حدیث پر بھی دستیاب کتب آپ کے پاس تھیں جو انہوں نے جمع کر رکھی تھی۔ گہرا مطالعہ کرتے تھے اور علمی گفتگو میں مختلف امور زیر بحث لاتے رہتے تھے۔

تراجم صحاح ستہ کے سلسلہ میں جب مَیں نے یہاں سے ایک نیا بورڈ قائم کیا۔ نور فاؤنڈیشن قائم کی اس کا کام تھا کہ حدیثوں کا جیسا کہ میں نے کہا کہ اردو میں ترجمہ کریں، اور بعض کی شرح بھی لکھیں۔ اس میں حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کو بھی ممبر مقرر کیا گیا اور میاں صاحب موصوف نے باوجود اپنے دفتری کاموں کے ازخود ذاتی طور پر مسند احمد بن حنبل کے اردو ترجمہ کا سب سے مشکل اور طویل کام اپنے ذمہ لے لیا اور پھر دیگر مصروفیات اور خرابی صحت کے باوجود اسے مسلسل جاری رکھا اور ایک حصہ کا ترجمہ جو سینکڑوں احادیث پر مشتمل ہے آپ نے مکمل بھی کر لیا تھا۔ آپ کی یہ خدمت بھی یادگار رہے گی۔

پھر حافظ صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کی محبت حدیث کا ایک خوبصورت نظارہ رمضان المبارک میں آپ کے درس حدیث سے ہوتا تھا۔ بڑے اہتمام اور محنت سے آپ یہ درس دیا کرتے جو بالعموم سیرۃ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف موضوعات پر ہوتے تھے اور اس میں نادر اور قیمتی مواد جمع کر کے پیش فرماتے۔ آواز میں بھی خاص سوز و گداز تھا۔ ان کے درس ہم رمضان میں خاص طور پر سنا کرتے تھے۔ بڑے خوبصورت انداز میں درس دیا کرتے تھے۔ ایک خاص جذبۂ عشق اور ایسے دلنشین انداز سے درس دیتے تھے کہ انسان کچھ لمحات کے لئے لگتا تھا کہ قرون اولیٰ کے دَور میں چلا گیا ہے۔

جلسہ سالانہ ربوہ میں بھی آپ کو کئی سال تک تقاریر کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شمیم پرویز صاحب نائب وکیل وقف نَو لکھتے ہیں کہ ان کی خلافت سے والہانہ محبت کا ایک واقعہ میرے دل پر نقش ہے۔ کہتے ہیں جب خلافت رابعہ کا انتخاب ہوا تو اُس وقت خاکسار قائد ضلع جھنگ تھا اور ڈیوٹی مسجد مبارک کے محراب کے باہر تھی۔ جونہی اندر سے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفۃ المسیح الرابع کے خلیفہ منتخب ہونے کی اطلاع

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’تین باتیں ہر گناہ کی جڑ ہیں، ان سے بچنا چاہئے، وہ یہ ہیں: تکبر، حرص اور حسد‘‘

(رسالہ قشیریہ، باب الحسد)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور

ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

آئی تو شمیم صاحب کہتے ہیں میں نے مرزا انس احمد صاحب کو دیکھا جو کہ جون کی شدید گرمی کے باوجود اینٹوں کے تپتے ہوئے فرش پر سجدہ شکر کرتے ہوئے گر گئے۔

ڈاکٹر افتخار صاحب لندن سے لکھتے ہیں کہ حقیقی معنوں میں واقف زندگی تھے۔ دفتر آنا نہیں چھوڑا اور سلسلہ کے اشاعت اور تراجم کے کاموں میں آخری دم تک مشغول رہے۔ پھر کہتے ہیں کہ تراجم بہت انہماک کے ساتھ کرتے اور موزوں محاورہ تلاش کرنے میں بعض دفعہ کئی کئی دن لگا دیتے اور اطاعت کا معیار بھی بہت اعلیٰ تھا۔

خالد صاحب رشین ڈیسک لندن لکھتے ہیں کہ میاں صاحب کی شخصیت جب بھی خاکسار کے ذہن میں آتی ہے تو لگتا ہے جیسے ان کی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَھْدِ اِلَی اللَّحْدِ کی حقیقی اور عملی تصویر تھی۔ میاں صاحب کو مختلف علوم سیکھنے کا بے انتہا شوق تھا۔ کوئی بھی نئی چیز معلوم کرنے اور کچھ نیا جاننے کا موقع ہرگز ضائع نہیں کرتے تھے اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علم حدیث ان کا خاص اور پسندیدہ موضوع تھا۔ نیز علم اللسان بھی ان کا خاص شوق تھا۔ مختلف زبانوں کو سیکھنا پسند کرتے تھے۔ کہتے ہیں مہمان نوازی بھی ایک خاص وصف تھا۔ 2005ء کی بات ہے کہ جب رستم حماد وَلی صاحب صدر جماعت رشیا جو ماسکو کے معلم بھی ہیں، رشین ترجمہ قرآن کی تیاری کے کام کے سلسلہ میں ربوہ آئے تو خالد صاحب کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ مل کے مجھے کام کا موقع ملا۔ رستم صاحب کی رہائش ان دنوں میں گیسٹ ہاؤس تحریک جدید میں تھی۔ ایک دفعہ کھانے کے وقت رستم صاحب کے مزاج کے مطابق کچھ مطلوبہ چیزیں موجود نہیں تھیں یا غالباً ختم ہو گئی تھیں تو میاں انس تک یہ بات پہنچی۔ انہوں نے فوراً مجھے بلوایا اور کہا کہ رستم صاحب ہمارے معزز مہمان ہیں۔ ان کی ضرورت کی ہر چیز کا خیال رکھنا ہمارا اوّلین فرض ہے اور پھر اپنی جیب سے رقم دی کہ مطلوبہ چیزیں لا کر دیں اور آئندہ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو کہا کہ انتظام ہو گیا ہے اور چیزیں مہیا کر دی گئی تھیں۔ پھر بعد میں بھی باقاعدہ اس بارے میں پوچھتے رہتے تھے۔

محمد سالک صاحب برما کے مبلغ ہیں کہتے ہیں کہ سری لنکا کے طالبعلم کا ایک واقعہ جس نے متأثر کیا۔ ایک طالبعلم منیر احمد سری لنکا سے جامعہ میں پڑھنے کے لئے آئے تھے اور وہ اس وقت سری لنکا میں بطور مبلغ کام کر رہے ہیں جامعہ کے دوران ایک دفعہ بیمار ہو گئے۔ ان کی شدید بیماری پر میاں صاحب بہت زیادہ فکرمندی سے دن رات ہوسٹل میں آ کر ان کا حال اس طرح پوچھا کرتے تھے جیسے کہ ان کا کوئی اپنا عزیز بیمار ہو۔ یہ اُن دنوں میں مرزا انس احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر تھے جامعہ احمدیہ کے۔

شمشاد صاحب مبلغ امریکہ لکھتے ہیں کہ مربیان کے ساتھ میٹنگ میں ان کے اندر تبلیغ کا جذبہ پیدا کرنے کی بہت کوشش کرتے تھے۔ مطالعہ کا بہت شوق تھا۔ مربیان کو بھی مطالعہ کرنے کی بار بار توجہ دلاتے اور خود بھی ہمیشہ دفتر میں کتابوں کا ڈھیر لگا کر رکھا ہوتا تھا۔ بخاری شریف کا کثرت سے مطالعہ کرتے تھے۔ آنے جانے والے مربیان سے بھی علمی گفتگو کرتے رہتے تھے۔

شاہد محمود صاحب مبلغ گھانا لکھتے ہیں کہ خاکسار کو میاں صاحب کے ساتھ بارہ سال سے زائد عرصہ وکالت اشاعت میں بطور مدیر ماہنامہ تحریک جدید انگریزی حصہ کا کام کرنے کی توفیق ملی۔ میاں صاحب سے بے شمار چیزیں سیکھنے کو ملتی تھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت اور خلافت کی محبت اور اطاعت آپ میں خوب بھری ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ کتب کے ترجمہ اور بالخصوص براہینِ احمدیہ، سرمہ چشم آریہ اور محمود کی آمین کے ترجمہ کے وقت مجھے اپنے ساتھ دفتر میں بٹھایا کرتے تھے اور متعدد بار ترجمہ کے کام کے لئے اپنے گھر بھی بلایا کرتے تھے۔ نہ چھٹی کے دن کی اور نہ ہی دفتر بند ہونے کی کوئی فکر ہوتی تھی۔ اکثر اوقات شام دیر تک کام جاری رکھتے تھے۔ اس کے باوجود میری مہمان نوازی اور شفقتوں کا سلسلہ بھی جاری رہتا تھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ نماز ظہر کے لئے امامت کی میری ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔ دفتر میں ہی سارے کارکن نماز پڑھ لیتے تھے۔ جب میں دیکھتا تھا کہ سنتیں وغیرہ پڑھ رہے ہیں تو ان کی ادائیگی نماز بھی دیدنی تھی۔ بہت لطف کے ساتھ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ دفتر کے عملے کے ساتھ بہت شفقت کا سلوک تھا۔ کہتے ہیں ایک دفعہ بیماری کے باوجود خاکسار دفتر حاضر ہو گیا۔ مجھے زبردستی چھ ایام کی رخصت دے کر آرام کے لئے گھر بھجوا دیا اور خود بیماری کے باوجود آ جاتے تھے اور گھر پر بھی کام جاری رکھتے تھے۔

ایاز محمود خان مربی وکالت تصنیف یوکے کہتے ہیں کہ کام کے سلسلہ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ آپ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا ترجمہ بڑے شوق سے کرتے اس لئے ترجمہ کے دوران جو مشکل مقامات اور ان کے حل ہوتے ان کے بارے میں بھی بتاتے اور اپنا تجربہ بھی شیئر کرتے تھے۔ ایک بات جو خاص طور پر آپ کہا کرتے وہ یہ تھی کہ ترجمہ کرتے وقت صرف لفظی ترجمہ ڈکشنری سے لگا دینا کافی نہیں ہے۔ یہ بھی دیکھنا ضروری ہے کہ وہ لفظ کسی لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان کو کم کرنے والا تو نہیں؟ اور اگر کوئی لفظی ترجمہ ٹھیک نہیں ہے تو اصل مضمون کو convey کرنے والا کوئی لفظ ہونا چاہئے۔ اور پھر ترجمہ کے کام سے اتنی محبت تھی کہ بیماری میں بھی رکے نہیں۔ بیماری کے ایام میں کئی مرتبہ انہوں نے مجھے بتایا کہ بیماری کی وجہ سے میرے کام کرنے کی رفتار کم ہو گئی ہے۔ جب بیٹھتا ہوں تو جتنا میں چاہتا ہوں اتنا نہیں کر پاتا، تھک جاتا ہوں لیکن پھر بھی میں چھ سات گھنٹے بیٹھ ہی جاتا ہوں اور لگاتار کام کرتا ہوں۔ ویسے تو ان کو میں نے بارہ بارہ تیرہ تیرہ گھنٹے بلکہ پندرہ گھنٹے کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

ایاز صاحب لکھتے ہیں کہ ہم جب ربوہ گئے تو میاں صاحب نے بھی ہماری کچھ کلاسیں لی تھیں اور اس وقت بھی کہتے تھے اور بعد میں بھی جب بھی مَیں ان سے بات کرتا تو کہتے کہ تم لٹریچر بھی پڑھا کرو اور ہر قسم کی کتاب پڑھنے کی عادت ڈالو۔ صرف یہ نہیں کہ مذہبی کتابیں ہی پڑھتے رہو۔ فلاسفی بھی پڑھو، لٹریچر بھی پڑھو، ناول بھی پڑھو۔ اس سے زبان بھی وسیع ہوتی ہے اور علم بھی۔ اور مجھے کہتے تھے کہ تمہارے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ تم ترجمہ کا کام کرتے ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے ایک مشکل لفظ کے انگریزی ترجمہ کے بارے میں پوچھا کہ آپ کے خیال میں لفظ کا ترجمہ کیا ہونا چاہئے؟ میاں صاحب ذرا سوچ میں پڑ گئے۔ پھر دو تین الفاظ بھی بتائے۔ میں نے میاں صاحب کو بتایا کہ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے ایک جگہ اس لفظ کا انگریزی میں اس طرح ترجمہ کیا ہے۔ اس پر وہ بڑے خوش ہوئے اور کہا کہ یہ بالکل ٹھیک ہے۔ یہی اس کا صحیح ترجمہ ہے اور حضرت چوہدری صاحب کے لئے بڑی عزت اور عقیدت سے کہنے لگے کہ ان کی زبان بڑی اچھی تھی۔ تم یہی الفاظ استعمال کرو۔ پھر یہ ایاز صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ میاں صاحب اپنی عقل اور سمجھ اور علم کو خلیفہ وقت کے سامنے بالکل نہ ہونے کے برابر جانتے تھے۔ پہلے اگر اپنی کوئی رائے ہوتی بھی تو جب مَیں بتاتا کہ خلیفہ وقت نے (میرا حوالہ دیتے کہ) یوں کہا ہے تو فوراً کہتے کہ ہاں بس ٹھیک ہے۔ میں غلط تھا جو حضور نے کہا ہے وہی ٹھیک ہے اور اس طرح بار بار مجھے سبق دیا کہ خلیفہ وقت کے سامنے باقی سب باتیں فضول ہیں۔ وہی رائے درست ہے جو خلیفہ وقت کہیں اور ہمارے لئے ضروری ہے اس پر عمل کریں۔

شیخ نصیر صاحب یہاں کارکن رشین ڈیسک ہیں۔ کہتے ہیں کہ میاں صاحب کے ساتھ سولہ سال کا عرصہ وکالت اشاعت میں گزارا۔ ان سے بہت کچھ میں نے سیکھا۔ ہمیشہ ایک شفیق دوست کی طرح پایا۔ انہوں نے خاکسار کو کبھی ماتحت ہونے کا احساس نہیں ہونے دیا۔ اگر کبھی مجھے یہ محسوس ہوتا اور محسوس کرتا کہ میرے والدین نہیں ہیں تو انہوں نے ہمیشہ یہ کہا کہ تم مجھے ان کی جگہ سمجھو۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ تمام کارکنان سے ان کا شفقت کا سلوک تھا۔ اگر کبھی میری غلطی کی بنا پر ہلکی سی نامعلوم سی بھی سرزنش کر دیتے تو اسے یاد رکھتے اور اگلے دن کہتے کہ تم نے مجھے معاف کر دیا تھا ناں؟ میں کہتا میاں صاحب مجھے تو محسوس بھی نہیں ہوا کہ آپ نے جھڑکا ہے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو بالکل خاموش ہو جاتے اور ہمیں پتہ چل جاتا کہ میاں صاحب ناراض ہیں لیکن تھوڑی دیر بعد کسی اور کام کے لئے فون آ جاتا اور کوئی بات دل میں نہیں رکھتے تھے۔ اور جب بھی خلیفۂ وقت، خلیفۃ المسیح کی طرف سے کسی کام کی کوئی ذمہ داری ڈالی جاتی تو متعلقہ کارکنان کے ساتھ میٹنگ کر کے طریقہ کار طے کر لیتے اور جو سب سے مشکل کام ہوتا اپنے ذمہ لے لیتے اور بیماری کے باوجود گھر میں رہتے ہوئے بھی وہ مکمل کرنے کی کوشش کرتے۔ دفتر آنے میں مشکل محسوس کرتے تو کارکنان کو گھر بلا لیتے اور وہیں دفتر لگا لیتے۔ آرام اور چھٹی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ بستر پر لیٹے لیٹے ترجمہ کر رہے ہوتے تھے۔ کئی بار خاکسار کے ساتھ سائیکل پر بیٹھ کر دفتر تشریف لاتے۔

زاہد محمود مجید صاحب کارکن اشاعت کہتے ہیں کہ محترم میاں صاحب کے ساتھ خدمت کا موقع ملا۔ آپ خلافت کے شیدائی تھے۔ جب فیکس لکھنی ہوتی آپ کو (مجھے مخاطب کر رہے ہیں) تو خاص جذباتی کیفیت طاری ہو جاتی اور اگر یہاں سے میری طرف سے کوئی کام ان کو تفویض ہوتا تو اس کے مکمل کرنے کے لئے بے تاب رہتے۔ اگر صحت آڑے آتی تو بہت پریشان ہو جایا کرتے تھے۔ یہی محمود مجید صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار کے گردے میں پتھری تھی جس کا آپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب بتاتے ہیں کہ جب تک آپریشن نہیں ہو گیا محترم میاں صاحب آپریشن تھیٹر کے باہر ٹہلتے رہے اور دعا کرتے رہے۔

محمد الدین بھٹی صاحب اشاعت کے کارکن ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے ساتھ میں نے 1995ء سے وفات تک کام کرنے کی توفیق پائی ہے۔ میاں صاحب مرحوم کارکنان کے ساتھ ہمیشہ مؤدبانہ طریق سے پیش آتے تھے۔ جب بھی اپنے پاس کسی کام سے بلاتے تو کہتے کہ کرسی پر بیٹھ جائیں پھر بات شروع کرتے۔ جب کبھی آپ

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔
(مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔
(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کی طرف سے کسی کارکن پر ناراضگی کا اظہار ہوتا تو اس کے بعد جلد ہی مشفقانہ انداز اختیار کر لیتے حتیٰ کہ بعض دفعہ معافی مانگنے تک نوبت آجاتی۔ کہتے ہیں ایک دفعہ میاں صاحب نے کسی کام کا کہا اور خاکسار نے میاں صاحب کو انکار میں جواب دے دیا۔ نفی میں جواب دیا حالانکہ مجھ سے یہ گستاخی ہوئی تھی مگر انہوں نے اسے درگزر کیا اور صرف اتنا کہا کہ آپ کو ایسا جواب نہیں دینا چاہئے تھا۔ کہتے ہیں خاکسار کچھ عرصہ گھٹنوں میں تکلیف کی وجہ سے بروقت دفتر نہیں پہنچ سکتا تھا۔ جب لیٹ ہو جاتا تو اس وجہ سے میری حاضری کے خانے پر لیٹ کراس لگ جاتا تھا اور جب چند کراس اس طرح کی لگ جائیں تو پھر ایک رخصت شمار ہو جاتی ہے۔ تو کہتے ہیں میاں صاحب نے از خود وکیل اعلیٰ صاحب سے سفارش کی کہ اس کی تکلیف ہے اس لئے اس کو کراس نہ لگایا جائے۔ کہتے ہیں کہ میاں صاحب غریب طالب علموں، بے روزگاروں اور بیوگان کا خاص خیال رکھتے تھے۔ طالب علموں کو کتب اور سکول یونیفارم خرید کر دیا کرتے تھے۔ بیروزگاروں کی نوکریوں کے لئے سفارشی خطوط دیا کرتے تھے۔

احسان اللہ صاحب مربی سلسلہ گھانا کہتے ہیں کہ ان کے زیر سایہ نو سال وکالت اشاعت میں کام کیا۔ خلافت کے عشق اور ادب سے معمور وجود تھا۔ بہت لطیف انداز میں اپنے ساتھ کام کرنے والوں کے دلوں میں یہ محبت انجیکٹ کرتے رہتے تھے۔ ایک دفعہ بلا کر خاکسار کو پاس بٹھا لیا اور کہا کہ حضور کو فیکس لکھ رہا ہوں یہ ابھی کرنی ہے۔ پھر فیکس لکھنی شروع کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے الفاظ لکھ کر محویت کے عالم میں ان الفاظ پر چند منٹ نظریں جمائے رہے اور پھر بڑے جذباتی انداز میں خلافت سے متعلق اَور باتوں کا ذکر کرتے رہے۔

یہ کہتے ہیں کہ ماتحتوں پر شفقتوں کا ایک عجیب سلسلہ تھا۔ کسی کو اپنے سامنے کھڑا نہیں رہنے دیتے تھے۔ شدید بیماری اور کمزوری کے عالم میں بھی بشاشت قائم تھی۔ اگر کسی کو ایک دن ڈانٹ دیا تو دو دن اتنی دلجوئی فرماتے رہتے تھے کہ بعض اوقات شرمندگی محسوس ہوتی تھی۔ حالانکہ ڈانٹ کیا ہوتی تھی؟ اونچی آواز ہو جاتی تھی اور بس۔ نہ کوئی سخت لفظ نہ کوئی دل آزاری کا کلمہ۔ اگر کسی کو دفتر میں سختی کرتے دیکھتے تو اس رویے سے بیزاری کا اظہار کرتے۔

محمد طلحہ صاحب جامعہ میں متخصصین کے شعبہ میں حدیث کے استاد ہیں۔ کہتے ہیں دوران تخصص تقریباً ایک سال محترم مرزا انس احمد صاحب سے خاکسار اور مکرم سید فہد صاحب مربی سلسلہ کو حدیث پڑھنے کا موقع ملا۔ دیگر ذمہ داریوں اور ناسازئ طبیعت کے باوجود آپ کی ہر ممکن کوشش ہوا کرتی تھی کہ کوئی دن ایسا نہ گزرے جس میں حدیث کی کلاس نہ ہو۔ ایک مرتبہ طبیعت زیادہ خراب ہونے کی وجہ سے دفتر نہیں آسکے تو ہمیں تدریس کے لئے اپنے گھر بلا لیا۔

آصف اویس مربی سلسلہ وکالت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کی تقرری چند ماہ پہلے وکالت اشاعت میں ہوئی۔ یہ چند ماہ میری زندگی کے یادگار دن تھے۔ ہر موقع پر نہایت شفقت سے میاں صاحب نے خیال رکھا۔ میری اور ان کی عمر کا کم از کم پچپن سال سے زائد کا فرق تھا لیکن ان کے ساتھ ایسے محسوس ہوتا تھا کہ جیسے یہ فرق نام کا ہی ہے۔ گفتگو بھی شاندار ہوتی تھی۔ محفل کو خوشگوار رکھنے کے لئے اکثر مذاق بھی کیا کرتے تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ ان کی مترجم مسند احمد بن حنبل کا کام میرے سپرد ہے۔ اس عمر اور صحت کی انتہائی خراب حالت میں بھی ان کی کام کو جاری رکھنے کی ہمت بلا کی تھی۔ مایوسی یا کام مکمل نہ ہو سکنے کا خیال بھی پاس سے نہ گزرتا تھا۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے طالب علم محمد کاشف کہتے ہیں کہ خاکسار مقالے کے سلسلہ میں جو کہ خلفائے احمدیت کے پرائیویٹ سیکرٹریان کے حوالے سے تھا گزشتہ چند ماہ سے آپ کی خدمت میں کئی دفعہ حاضر ہوا۔ الحمد للہ انہوں نے خاکسار کو نہایت پیار سے بہت قیمتی وقت دیا۔ بیماری میں بھی تفصیلی انٹرویوز دئے۔ ایک بار بڑی رقت آمیز آواز میں کہنے لگے کہ انسان کی کوشش اور محنت کچھ بھی نہیں ہوتی یہ میری زندگی کا خلاصہ ہے۔ جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور پھر خلافت سے منسوب ہے۔

ربوہ سے آصف احمد ظفر کہتے ہیں کہ وفات سے کچھ عرصہ قبل طاہر ہارٹ میں داخل تھے۔ ان کی عیادت کے لئے میں گیا۔ باوجود شدید تکلیف کے اور اس وقت بھی چہرے پر ماسک لگا ہوا تھا۔ یہ آکسیجن کا ہوگا۔ جب مَیں نے اپنا تعارف کرایا تو خود اپنا ماسک اتارا اور گفتگو شروع کر دی۔ اس پر میں نے صحت کے بارے میں کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا انشاء اللہ۔ تو وہ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کا بلا لینا بھی تو ایک فضل ہے۔ کہتے ہیں ان کے الفاظ سن کر میں حیران رہ گیا کہ اس حالت میں بھی اللہ پہ توکل ہے اور موت کی کوئی فکر نہیں۔

مختلف لوگوں نے خلافت سے تعلق میں جو لکھا ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا تعلق تھا اور انہوں نے اپنے ہر عمل سے اور اپنے ہر نمونے سے اس تعلق کا اظہار کیا۔ اور بلکہ جب خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے مجھے امیر مقامی اور ناظر اعلیٰ مقرر کیا ہے تو اس وقت بھی خلافت کی اطاعت کی وجہ سے انہوں نے کامل اطاعت امیر کی بھی کی اور بڑا لحاظ رکھا باوجود اس کے کہ میں عمر میں ان سے کم از کم تیرہ چودہ سال چھوٹا تھا اور اس وقت بھی کامل اطاعت کی۔ اور ہمیشہ انتہائی وفا کا نمونہ خلافت کے بعد بھی انہوں نے دکھایا۔ کامل اطاعت کا نمونہ دکھایا۔

اللہ تعالیٰ ان سے رحم اور مغفرت کا سلوک فرمائے اور اللہ تعالیٰ کے فضل حاصل کرنے کا جو انہوں نے جس بات کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی خواہش کو بھی پورا فرمائے۔ ان کے پیاروں میں ان کو جگہ دے اور ان کی اولاد کو بھی خلافت سے وفا کا تعلق رکھنے والا بنائے۔

جب مکرم مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ہوئی ہے تو انہوں نے خواب دیکھی تھی جس کا مَیں نے اس خطبہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ مجھے لکھا کہ پرسوں رات جب میاں صاحب کی وفات ہوئی تو اس وقت کے قریب میں خواب دیکھ رہا تھا کہ بھائی خورشید اور میاں احمد اللہ تعالیٰ کے پاس چلے گئے ہیں اور ان کی ملاقات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہو رہی ہے۔ اس وقت میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری ملاقات بھی اسی طرح ہو جائے۔ سو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ! مجھے بھی اپنے قرب میں بلا لے تو پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم آگے آجاؤ۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے قرب میں جگہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے تو ان کی مغفرت اور رحم کی خبر ان کو دے دی تھی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرماتا رہے اور آگے ان کی اولادیں بھی نیک اور صالح ہوویں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

”تکبر بہت خطرناک بیماری ہے
جس انسان میں یہ پیدا ہو جاوے اس کیلئے رُوحانی موت ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 437)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

”کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے
تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں
اور منکرین کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے

(روحانی خزائن، جلد 6، برکات الدّعاء، صفحہ 24)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ (اکتوبر 2018)

امریکہ کے پہلے احمدی جارج بیکر صاحب کا تذکرہ اوران کی قبر پر دعا، فلاڈلفیا سے روانگی اور بالٹی مور میں ورودِ مسعود

مسجد ''بیت الصمد''، بالٹی مور کا معائنہ وافتتاحی تقریب، نماز جنازہ حاضر، پریس کانفرنس

سینیٹر Hon. Ben Cardin اور بالٹی مور کے دیگر معززین کی سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

20 راکتوبر 2018ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 15 منٹ پر تشریف لا کر مسجد بیت العافیت فلاڈلفیا میں نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ پروگرام کے مطابق 10 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے۔ مسجد کے دروازے پر کینیڈا سے آنے والے دو بچے عزیزم فاران طارق اور عزیزہ سبیکہ طارق کھڑے تھے۔ یہ دونوں بہن بھائی ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم دونوں قرآن کریم حفظ کر رہے ہیں۔ حضور انور کے استفسار پر لڑکے نے بتایا کہ وہ ساڑھے سات پارے حفظ کر چکا ہے اور بچی نے بتایا کہ وہ ابھی دوسرا پارہ حفظ کر رہی ہے۔ دونوں نے حضور انور سے پیار حاصل کیا۔

بعدازاں حضور انور مسجد کے اندر تشریف لے آئے جہاں مجلس عاملہ جماعت فلاڈلفیا کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کی سعادت پائی۔ اس موقع پر مقامی جماعت کے بعض بزرگ افریقن امریکن احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جب حضور انور مسجد کے دروازے سے باہر آنے لگے تو ایک نوجوان اپنے چھوٹے بیٹے کو اُٹھائے ہوئے کھڑا تھا۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت بچے کو پیار کیا اور اُسکے رخسار پر الیس اللہ بکاف عبدہ والی انگوٹھی لگائی۔ اس پر وہ خوش نصیب نوجوان خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ بعدازاں حضور انور مسجد کے بیرونی احاطہ میں تشریف لے آئے جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ بچیاں گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور گیت پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں دو پودے لگائے۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

امریکہ کے پہلے احمدی کا تذکرہ

آج فلاڈلفیا سے بالٹی مور روانگی تھی اور وہاں پر مسجد بیت الصمد کے افتتاح کے بعد واشنگٹن روانگی کا پروگرام تھا۔ روانگی سے قبل امریکہ کے پہلے احمدی Dr. Anthony George Baker کی قبر پر دعا کا پروگرام بھی تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کا ذکر اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 19 راکتوبر 2018ء میں فرمایا تھا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں جارج اے بیکر کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے: ''ایسا ہی اَور کئی انگریز ان ملکوں میں اس سلسلہ کے ثناخواں ہیں اور اپنی موافقت اس سے ظاہر کرتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر بیکر جن کا نام اے جارج بیکر نمبر 404 سیس کوئی ھاناایوینیو (Susquehanna Avenue) فلاڈلفیا امریکہ، میگزین ریویو آف ریلیجنز میں میرا نام اور تذکرہ پڑھ کر اپنی چٹھی میں یہ الفاظ لکھتے ہیں 'مجھے آپ کے امام کے خیالات کے ساتھ بالکل اتفاق ہے۔ انہوں نے اسلام کو ٹھیک اُس شکل میں دنیا کے سامنے پیش کیا جس شکل میں حضرت نبی محمد ﷺ نے پیش کیا تھا۔'' (روحانی خزائن، جلد 21، براہین احمدیہ حصہ پنجم، صفحہ 106)

اخبار الفضل 22 رجولائی 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کی امریکہ سے بھجوائی ہوئی درج ذیل رپورٹ شائع ہوئی جس میں آپؓ نے فلاڈلفیا کے ڈاکٹر بیکر کے اسلام قبول کرنے کا ذکر کیا ہے۔

''عاجز راقم کو ان تھوڑے سے ایام میں جو ملک امریکہ میں داخل ہوئے گزرے ہیں، باوجود بڑی مشکلات اور رکاوٹوں کے جو متعصّب عیسائیوں کی طرف سے پیش آئیں معتد بہ کامیابی حاصل ہوئی۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔ اِس وقت 29 نئے جنٹلمین اور لیڈیاں عاجز کی تبلیغ سے داخل دین متین ہو چکے ہیں جنکے اسمائے گرامی مع جدید اسلامی نام درج ذیل ہیں۔

1-2۔ ڈاکٹر جارج بیکر و مسٹر احمد اینڈرسن۔ یہ ہر دو صاحبان ایک عرصہ سے عاجز کے ساتھ خط وکتابت رکھتے تھے اور مدت سے مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ مخلص مسلمان ہیں۔ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا نام اس فہرست میں سب سے اول رکھا جائے۔'' بعد میں آپؓ نے رپورٹ میں دیگر افراد کا ذکر کیا۔

ڈاکٹر بیکر کی وفات 1918ء میں ہوئی۔ مقامی جماعت نے متعلقہ اداروں سے رابطہ کر کے اور سو سال کا پرانا ریکارڈ دیکھ کر ان کی قبر تلاش کی ہے۔ موصوف فلاڈلفیا کے ایک قبرستان Laural Hill میں دفن ہیں۔

حضور انور کی فلاڈلفیا سے روانگی اور جارج بیکر صاحب کی قبر پر دعا

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 بجکر 20 منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کیلئے احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد صبح سے مسجد بیت العافیت کے بیرونی احاطہ میں جمع تھی۔ بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہی تھیں۔ حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے روانگی ہوئی۔ پولیس کی گاڑیاں قافلہ کو escort کر رہی تھیں۔

11 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ قبرستان میں تشریف لائے اور مرحوم ڈاکٹر جارج بیکر کی قبر پر دعا کی اور اس موقع پر صدر صاحب جماعت فلاڈلفیا مکرم مجیب اللہ چوہدری صاحب سے استفسار فرمایا کہ آپ نے مرحوم کی قبر کس طرح دریافت کی ہے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب میں جہاں ان کا ذکر فرمایا ہے وہاں ان کے گھر کا مکمل ایڈریس بھی لکھا ہوا ہے۔ چنانچہ اس ایڈریس کی بدولت جو یہاں قریبی قبرستان ہے وہاں کی انتظامیہ اور کونسل وغیرہ سے رابطہ کر کے 100 سالہ پرانا ریکارڈ نکلوا کر یہ قبر تلاش کی گئی ہے۔

مرحوم ڈاکٹر جارج بیکر صاحب کے تصور اور وہم وگمان میں بھی یہ نہیں ہوگا کہ جس مسیحؑ کی انہوں نے تصدیق کی ہے اور اُسے قبول کیا کبھی اُن کے کوئی خلیفہ سَو سال بعد اِن کی قبر پر آئیں گے اور اِن کیلئے دعا ہوگی۔ وَ ذٰلِكَ فضل اللہ یؤتیه من یشآء۔

بعدازاں یہاں سے روانگی ہوئی۔ شہر سے باہر جانے کیلئے وہ راستہ اختیار کیا گیا تھا جو ساحل سمندر کے اُس حصہ سے گزرتا تھا جہاں بحری جہاز لنگر انداز ہوتے ہیں اور 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کا جہاز اسی پورٹ پر لنگر انداز ہوا تھا جہاں آپؓ کو جہاز سے اُترنے کے بعد قید کر لیا گیا تھا۔ یہاں چند لمحات کیلئے رُکے۔ انتظامیہ نے بتایا کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ کو قید کیا گیا تھا۔ بعدازاں پولیس کے escort میں بالٹی مور کی طرف سفر جاری رہا۔ Pennsylvania اسٹیٹ کی حدود میں یہاں کی پولیس نے escort کیا۔ اسکے بعد جب Delaware اسٹیٹ میں داخل ہوئے تو وہاں کی پولیس نے قافلہ کو escort کیا۔ پھر Maryland اسٹیٹ میں داخل ہوئے تو یہاں کی پولیس نے قافلہ کو escort کیا۔ بالٹی مور میری لینڈ اسٹیٹ میں ہے۔ میری لینڈ اسٹیٹ میں جب بالٹی مور شہر کے قریب پہنچے تو پولیس کا ایک ہیلی کاپٹر بھی سیکیورٹی کی ڈیوٹی پر تھا اور مسلسل قافلہ کے اوپر اور مسجد کے ایریا میں چکر لگاتا رہا۔

مسجد ''بیت الصمد'' بالٹی مور میں ورودِ مسعود

1 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد ''بیت الصمد'' تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور پہلے مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔ یہ یہاں کے مبلغ سلسلہ کا گھر ہے۔ یہاں عارضی قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ اڑھائی بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد ''بیت الصمد'' تشریف لائے جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھرپور استقبال کیا۔ پُرجوش انداز میں نعرے بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں کے گروپس نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ جماعت بالٹی مور کیلئے آج کا دن کسی عید سے کم نہیں تھا۔ آج کا مبارک دن ان کے لئے بہت خوشیاں اور برکتیں لے کر آیا تھا۔ حضور انور کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی بار پڑ رہے تھے۔ مرد وخواتین، بچے بچیاں صبح سے ہی اپنے پیارے آقا کے استقبال کیلئے جماعت کے سینٹر مسجد ''بیت الصمد'' پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ بالٹی مور کی مقامی جماعت کے علاوہ اِردگرد کی جماعتوں سے احباب بڑی کثرت سے پہنچے تھے۔ بعض احباب تو بڑی دور کی جماعتوں سے دو دو تین تین ہزار میل کا بڑا لمبا سفر طے کر کے آئے تھے۔ حضور انور کا استقبال کرنے والوں کی تعداد ایک ہزار آٹھ صد کے لگ بھگ تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں کا جواب دے رہے تھے۔

مسجد ''بیت الصمد'' کا معائنہ وافتتاح

حضور انور نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب

تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد سے ملحقہ لابی میں تشریف لے آئے اور تصاویر کی نمائش کا معائنہ فرمایا۔ اِس لابی میں مختلف حصوں میں دیوار پر تصاویر آویزاں کی گئی ہیں۔ تصاویر کی اس نمائش کے پانچ حصے ہیں۔ پہلا حصہ مسجد بیت الصمد کی تصاویر اور امریکہ میں تعمیر ہونے والی بعض دوسری مساجد کی تصاویر پر مبنی ہے۔

دوسرا حصہ دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی تعمیر ہونے والی بعض مساجد کی تصاویر پر مبنی ہے۔ تیسرا حصہ جماعت احمدیہ امریکہ کی مختصر تاریخ نیز جماعت احمدیہ امریکہ کے فلاحی پروگراموں کی تصاویر پر مشتمل ہے۔ چوتھا حصہ خلفائے احمدیت کے امریکہ کے دورہ جات پر جبکہ پانچواں حصہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مختلف اقوام اور ممالک کے لیڈران کی ملاقات اور حضورانور کے مختلف ممالک میں ایڈریسز کی تصاویر پر مشتمل ہے۔

نمائش کے معائنہ کے دوران ہی بالٹی مور میں مقیم ایک پرانے افریقن امریکن احمدی نے حضورانور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ موصوف نے 1960ء میں بیعت کی تھی۔ موصوف نے امسال جلسہ سالانہ یوکے پر آنے کا پروگرام بنایا تھا تا کہ زندگی میں ایک دفعہ حضورانور سے مل سکیں لیکن اپنی بیماری اور تکلیف کے باعث سفر کے قابل نہ ہوسکے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش ان کے گھر میں پوری کردی۔ موصوف بہت خوش تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں۔

بعدازاں حضورانور مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد حضورانور نے کچن اور ڈائننگ ہال کا بھی معائنہ فرمایا۔ آخر پر حضورانور نے مسجد کے بیرونی حصہ کا بھی معائنہ فرمایا اور صدر صاحب جماعت بالٹی مور ڈاکٹر فہیم یونس قریشی صاحب سے اس تعمیر پر ہونے والے اخراجات کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ چرچ کی عمارت کی خرید اور اسکی رِنوویشن کر کے مسجد کی عمارت میں تبدیل کرنے پر بیس لاکھ ڈالر کے لگ بھگ خرچ ہوئے ہیں۔ اس کے بہت سے حصے تبدیلی کی صورت میں نئے سرے سے تعمیر ہوئے ہیں۔

یہ عمارت اگست 2015ء میں خریدی گئی۔ جنوری 2017ء سے نومبر 2017ء تک اسے رِنوویٹ کر کے اور بعض حصے نئے سرے سے تعمیر کر کے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا۔

مسجد کا کل مسقّف حصہ 13 ہزار مربع فٹ پر مشتمل ہے۔ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں جن میں چارصد کے لگ بھگ لوگ نماز پڑھ سکتے ہیں۔ دو ڈائننگ ایریا بھی موجود ہیں۔ دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔ ان کے علاوہ دو کانفرنس روم بھی ہیں۔ اس مسجد میں دو لائبریریاں قائم کی گئی ہیں۔ ایک کمرشیل کچن موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک ریگولر کچن بھی ہے۔ چار کلاس رومز بھی ہیں جہاں بچوں کی تعلیمی و تربیتی کلاسز ہوتی ہیں۔ ایک اعلیٰ معیار کا آڈیو ویڈیو سسٹم بھی مسجد میں نصب کیا گیا ہے۔ اطفال و ناصرات کیلئے بلڈنگ کے اندر کھیلنے کی سہولت بھی فراہم کی گئی ہے۔

یہ مسجد ایک ہائی وے کے اوپر واقع ہے جہاں روزانہ گزرنے والی تقریباً 35 ہزار گاڑیوں کے مسافر اس مسجد کو دیکھتے ہیں۔ اس مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک صد سے زائد گاڑیوں کی پارکنگ بھی موجود ہے۔

نماز جنازہ حاضر

مسجد بیت الصمد کے معائنہ کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں درج ذیل دو خواتین کی نمازِ جنازہ حاضر پڑھائی اور انکے لواحقین سے اظہارِ تعزیت فرمایا:

(1) مکرمہ صدیقہ سمیع صاحبہ آف سینٹرل ورجینیا۔ ان کی وفات 17؍اکتوبر کو ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ طفیل ملک صاحب کی بیٹی تھیں جنہیں حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف عطا ہوا۔ مرحومہ کی شادی میجر (ریٹائرڈ) عبدالسمیع صاحب مرحوم کے ساتھ ہوئی جو حضرت منشی اسماعیل صاحب سیالکوٹیؓ کے پوتے تھے۔ مرحومہ خلافت سے محبت کرنے والی اور نمازوں کی پابند نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرمہ کوثر پال صاحبہ آف سینٹرل ورجینیا۔ انکی وفات 18؍اکتوبر 2018ء کو ہوئی۔ آپ منصور احمد پال صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ گزشتہ چھ ماہ سے بیمار تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور ان کا جماعت سے گہری وابستگی کا تعلق تھا۔ آپ کے بیٹے فوزان پال صاحب مقامی جماعت میں بطور جنرل سیکرٹری اور زعیم مجلس انصاراللہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی ایک بیٹی دردانہ اقبال صاحبہ بھی ہیں۔

نمازِ جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد میں تشریف لے آئے اور نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد مجلس عاملہ جماعت بالٹی مور، مجلس عاملہ انصاراللہ اور مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بالٹی مور نے علیحدہ علیحدہ حضورانور کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف پایا۔

خواتین کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث پارکنگ ایریا میں خواتین کیلئے ایک مارکی لگائی گئی تھی۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس مارکی میں بھی تشریف لے گئے۔ خواتین نے نعرے بلند کئے اور اپنے پیارے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہوئیں۔ بعدازاں 3 بجکر 15 منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

مسجد ''بیت الصمد'' کی افتتاحی تقریب

پروگرام کے مطابق شام 5 بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور Hilton Hotel بالٹی مور کیلئے روانگی ہوئی جہاں مسجد ''بیت الصمد'' کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پولیس کی پانچ گاڑیوں نے قافلہ کو escort کیا۔ پانچ بج کر بیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

پریس کانفرنس

پروگرام کے مطابق پانچ بج کر پینتالیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لائے، جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس پریس کانفرنس میں Religious (RNS) News Service کے تین صحافی اور نمائندے Jack Jenkins، Aysha Khan اور Tom Gallagher موجود تھے۔ اس کے علاوہ Steiner Radio Show کے نمائندے اور صحافی Marc Steiner بھی شامل تھے۔ National Public Radio (NPR) کے صحافی اور نمائندے Jerome Socolovsky بھی ان میں شامل تھے۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اب امریکہ میں مِڈ ٹرم انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔ آپ مختلف سیاستدانوں سے بھی ملتے ہیں۔ کیا آپ کا ان انتخابات کے حوالہ سے اپنی جماعت کے لئے یا یو ایس اے کیلئے کوئی پیغام ہے؟ اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ سیاست کے حوالہ سے کبھی بھی میں متجسس نہیں رہا۔ لیکن یوکے کا شہری ہونے کے لحاظ سے میں اپنا ووٹ کاسٹ کرتا ہوں۔ جماعت کیلئے تو یہی پیغام ہے کہ ہمیشہ یہ کوشش کریں کہ ایسے لوگوں کو منتخب کریں جن میں عاجزی ہو اور جو اپنے انتخابی حلقہ میں خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ یہ وہ پیغام ہے جو قرآن کریم نے ہمیں دیا ہے کہ ایسے لوگوں کا انتخاب کرو جو بہتر انداز میں تمہاری خدمت کر سکتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔ تو ہم تو اسی کو منتخب کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو قوم کی بہتر رنگ میں خدمت کرسکتا ہے یا جسے ہم سمجھتے ہیں کہ وہ بہتر خدمت کرے گا۔

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ یو ایس اے میں اور دیگر ملکوں میں قائم احمدیہ جماعتوں میں کیا بڑا فرق ہے؟ اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدی ہر جگہ ایک جیسے ہیں۔ جو احمدی ہوتا ہے آپ اس کے اخلاق واطوار میں فوری ایک تبدیلی دیکھتے ہیں اور بعض میں تو حیرت انگیز انقلاب آجاتا ہے۔ اسی وجہ سے میں ہمیشہ کہتا ہوں کہ احمدیوں کی سوچ، ان کی فکر، ان کا نقطۂ نظر ہر جگہ ایک سا ہے چاہے وہ یو ایس اے میں ہوں یا نارتھ امریکہ، ساؤتھ امریکہ یورپ، یوکے یا ایشیا یا عرب ممالک یا افریقہ میں ہوں۔ یہ اس لئے ہے کہ ہم اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرتے ہیں۔ جیسا کہ ملک کی خدمت کرنا، قانون کی پابندی کرنا اور ملک سے وفاداری اور سب سے بڑھ کر ہمیشہ یہ سوچ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ ہر آن دیکھ رہا ہے جو بھی وہ کر رہے ہیں، جو بھی ان کے اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں دیکھ رہا ہے۔ اگر یہ خصوصیات لوگوں میں ہوں گی تو ان کا معیار ایک جیسا ہی ہوگا۔

☆ایک صحافی نے عرض کیا کہ میرا سوال فوج سے متعلق ہے۔ میں نے احمدی اور دیگر مسلمان فوج میں دیکھے ہیں۔ ان میں سے اکثر مسلم کمیونٹی اور غیر مسلم کمیونٹی میں رابطوں کو بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایسے لوگ جنہوں نے فوج میں خدمت کی ہوئی ہے وہ زیادہ آگے آئیں اور حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس سوال کے جواب میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اصل بات یہ ہے کہ ملک کا شہری ہونے کے ناطے سب سے پہلی ذمہ داری ملک سے وفاداری ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص اپنے ملک سے مخلص

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''یہ بات ہمیشہ ایک مومن کو اپنے سامنے رکھنی چاہئے کہ دنیاوی چیزوں کی محبت ایسی نہ ہو جو خدا تعالیٰ کو بھلا دے۔''

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ایک مومن کا کام ہے کہ دنیاوی چیزوں پر فخر کرنے اور اسکے حصول کیلئے اپنی تمام تر کوششیں صَرف کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضا تلاش کرے۔''

(خطبہ جمعہ 8؍دسمبر 2017)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ہو۔ تو صرف فوج میں ہی نہیں دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے بھی بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مسلمانوں اور غیر مسلموں میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جیسا کہ میرا تو فوج سے کوئی تعلق نہیں ہے میَں بھی یہ کوشش کر رہا ہوں اور دیگر احبابِ جماعت بھی کرتے ہیں۔

اگر آپ اسلام کی حقیقی تعلیمات پر عمل کر رہے ہیں تو اسلام کہتا ہے کہ ایک دوسرے سے باہمی پیار، محبت اور ہم آہنگی کو فروغ دیتے ہوئے زندگی بسر کرو۔ دین میں کوئی جبر نہیں ہے۔ ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرو۔ یہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اس حوالہ سے اس قدر تاکید ہے کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ دیگر مذاہب کے بتوں کو بھی بُرا بھلا نہ کہو، کیونکہ وہ ردّ عمل میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے حوالہ سے بھی کچھ بُرا بھلا کہیں گے اور اسکی وجہ سے معاشرے میں بے چینی پھیلے گی۔ تو یہ تو اسلام کی بنیادی تعلیم کا حصہ ہے کہ معاشرے میں باہمی محبت کی فضا قائم کرو۔ انسانیت اور انسانی اقدار کو اولین ترجیح ہو۔

ہم سب اپنے خدا کی تعلیمات پھیلانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام عالمین کو رزق فراہم کرنے والا ہے۔ قطع نظر اس سے کہ آپ کا مذہب کیا ہے، مسلمان ہیں یا یہودی ہیں یا عیسائی ہیں یا ہندو ہیں یا لا مذہب ہیں یا دہریہ ہیں، سب کی اللہ تعالیٰ پرورش کر رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہی سب کا ربّ ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی مخلوق آپس میں لڑے۔ تو اس حوالہ سے صرف فوج میں خدمت کرنے والوں کو ہی نہیں بلکہ بطور مسلمان ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔

☆ایک صحافی نے سوال کیا کہ کیا آپ پریشان ہوتے ہیں جب دیگر مسلمان آپ کو غیر مسلم کہتے ہیں؟ اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ تو ایمان کا معاملہ ہے۔ آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی ہے کہ آخری زمانہ میں ایک شخص مبعوث ہوگا جو اسلام کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ اُس تاریک دور میں اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات تو ہوں گی لیکن مسلمان حقیقی تعلیمات سے دور ہٹ جائیں گے اور ان تعلیمات سے اپنے اپنے مطالب نکالیں گے۔ تو ایسے دور میں ایک مصلح پیدا ہوگا اور وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوگا۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں پوری ہو چکی ہے۔ لیکن دیگر مسلمان اس کا انکار کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تب ان کے بعد مہدی آئے گا اور پھر یہ دونوں مل کر اسلام کے احیا کیلئے کام کریں گے۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جبکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ ماتحت نبی آسکتا ہے، تاہم نئی شریعت والا نبی نہیں آسکتا۔ قرآن کریم شریعت کی آخری کتاب ہے۔ ایسا نبی آسکتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع میں آئے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو آگے بڑھائے۔ پھر دیگر مسلمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ نبی ہوں گے، کیونکہ نبی کا ٹائٹل عیسیٰؑ کے پاس پہلے ہی ہے، وہ تو نہیں چھن سکتا۔ ایک طرف تو وہ یہ کہتے ہیں کہ نبی نہیں آسکتا اور اپنے عقیدہ کی رو سے وہ ایک نبی کا ہی انتظار کر رہے ہیں، لیکن بانی جماعت کو وہ نبی ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ تو یہ عقیدہ کا فرق ہے جو ان کی تشویش کا باعث ہے۔ اب یہ بجائے اسکے کہ مسیح کی آمد ثانی اور مہدی کی آمد کی باتیں کریں، آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کے حوالہ سے لوگوں کو اشتعال دلا رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور چونکہ احمدی اپنے بانی کو نبی کہتے ہیں اس لئے یہ غیر مسلم ہیں، کافر ہیں اور مرتد ہیں۔ چونکہ احمدی ارتداد کے مرتکب ہیں لہٰذا ان کی سزا قتل ہونی چاہئے، ان کے سر قلم کر دینے چاہئیں، جو کہ انکی نظر میں ایک مرتد کی سزا ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہمیں اس مخالفت سے کوئی پریشانی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہم تو دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ ان کے گروہ سے لوگ نکل نکل کر جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ ہر سال ہماری جماعت میں لاکھوں افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ ہم ایک مذہبی جماعت ہیں، ہم یقین رکھتے ہیں کہ ایک دن آئے گا کہ ہم لوگوں کے دل جیت لیں گے اور انشاء اللہ اقلیت سے اکثریت میں آجائیں گے۔

☆ایک سوال یہ کیا گیا کہ لوگوں کے مابین امن اور محبت کی فضا قائم کرنے کیلئے آپ احمدیہ مسلم جماعت کا کیا رول دیکھ رہے ہیں؟ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: ہم تو اسلام کی حقیقی تعلیمات پیش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اسلام کا مطلب ہی امن، محبت اور ہم آہنگی ہے۔ ہم ہر جگہ امن پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مختلف پروگرام منعقد کر رہے ہیں، پریس کانفرنسز، سیمینارز، سمپوزیم وغیرہ منعقد کر رہے ہیں اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کو بھی ساتھ شامل کر رہے ہیں۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ ہم اس دنیا میں امن اور محبت کی فضا قائم کریں۔ میں بھی اسی مقصد سے مختلف ممالک میں جاتا ہوں۔ میَں خود بھی لیکچرز اور تقاریر کرتا ہوں اور حقیقی اسلامی تعلیمات کا بتاتا ہوں، ایسی تعلیمات جن کے ذریعہ امن و ہم آہنگی کا قیام ممکن ہوسکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک سچے مسلمان میں قوتِ برداشت کا معیار بہت بلند ہونا چاہئے اور ہم اسی نہج پر اپنا کردار ادا کر رہے ہیں۔ (یہ پریس کانفرنس 6 بجکر 5 منٹ تک جاری رہی)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ سینیٹر Hon. Ben Cardin کی ملاقات

بعد ازاں میری لینڈ کے ایک سینیٹر Hon. Ben Cardin نے جو آج کے اس پروگرام میں شرکت کیلئے آئے ہوئے تھے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ ہم آپ کی بہت عزت کرتے ہیں۔ آپ کی انٹرنیشنل لیڈرشپ کا احترام کرتے ہیں۔ آپ نے خاص طور پر آزادی کے حوالہ سے حقوق دلوانے کے لحاظ سے اور مختلف تنظیموں کے درمیان تعلقات بڑھانے کے لحاظ سے بہت بڑی لیڈرشپ دکھائی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہی اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ ہے اور ہم تیزی سے تباہی کی طرف جا رہے ہیں، بجائے اس کے کہ ہم امن اور محبت کو پھیلائیں۔

سینیٹر صاحب نے عرض کیا کہ آجکل بہت سے مسائل ہیں، سعودی عرب کے جرنلسٹ کا قتل ہے، یمن، سیریا کا مسئلہ ہے، وینزویلا کا مسئلہ ہے۔ ان سب باتوں سے امن خراب ہو رہا ہے۔ اس وجہ سے حضور کے امن کے پیغام کی بہت ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ مسلمان ہی مسلمان کو مار رہا ہے اور بغیر سوچے سمجھے آپس میں لڑتے جا رہے ہیں۔ بچوں کو بھی مارا جا رہا ہے۔ بہت تکلیف ہوتی ہے یہ سارے حالات دیکھ کر۔ امریکہ ایک بڑی طاقت ہے، امریکہ کو امن کے حوالہ سے اور انسانیت کی خدمت کے حوالہ سے اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

اس پر سینیٹر موصوف نے کہا کہ میں حضور انور سے ہزار فیصد متفق ہوں۔ نیز موصوف نے کہا کہ حضور کا پیغام بڑا پاورفل ہے۔ آپ جیسی شخصیت کی ہم بالٹی مور میں پہلی دفعہ میزبانی کر رہے ہیں۔ ہم حضور کے شکرگزار ہیں کہ آپ یہاں آئے اور آپ نے یہاں مسجد کی تعمیر کی ہے اور اس کا افتتاح کیا ہے۔ یہاں آپ کی بہت اچھی کمیونٹی ہے۔ ہمیں اس سے بہت خوشی ہے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا: ہم سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کے پیروکار ہیں اور آپ کو ماننے والے ہیں۔ عیسائی ہوں، یہودی ہوں یا مسلمان ہوں، اگر اس بات کو سمجھ لیا جائے تو پھر دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔ آخر پر سینیٹر صاحب نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ سینیٹر صاحب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ملاقات چھ بج کر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔

بالٹی مور کے دیگر معزّزین کی ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل کے ایک میٹنگ روم میں تشریف لے آئے جو Blake Room کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہاں درج ذیل شخصیات نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت پائی۔

Hon.Catherine Pugh (میئر آف بالٹی مور)

Jill Carter (میری لینڈ اسٹیٹ سینیٹر)

James Mathias (میری لینڈ اسٹیٹ سینیٹر)

Pamela Beidle

(ممبر میری لینڈ ہاؤس آف Delegates)

Marilyn Mosby (اسٹیٹ اٹارنی فار بالٹی مور)

John Wobensmith

(سیکرٹری آف اسٹیٹ میری لینڈ)

Vicki Almond (کونسل وومن بالٹی مور کاؤنٹی)

NickMosby (کونسل مین بالٹی مور سٹی)

Brent Howard (پریذیڈنٹ چیمبر آف کامرس)

Hon.Michael Adamo

(ملک گیبون کے ایمبیسڈر)

کینیا کے ایمبیسڈر کے نمائندے جو ایمبیسی میں اکنامک کونسلر ہیں

Mustapha Sosseh

(اسٹیٹ ایمبیسڈر گیمبیا)

Fred Guy (ڈائریکٹر آف یونیورسٹی آف بالٹی مور فلاسفی ڈیپارٹمنٹ)

Major Travis Hord

(کمانڈنگ آفیسر یو ایس Marines)

Colonel Jones (بالٹی مور کاؤنٹی پولیس)

Gary Tuggle (کمشنر بالٹی مور سٹی پولیس)

Father Joseph Muth

(پاسٹر آف St.Matthews چرچ)

Rabbi Andy

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”دین اسلام ایک سچائی ہے، اس سچائی کو پھیلانا اور سچ کے ذریعہ سے پھیلانا آج ہمارا کام ہے۔“

(خطبہ جمعہ 1 ردسمبر 2017)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”اپنے اخلاق ہر حال میں اچھے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہی آج ایک احمدی کا شیوہ ہونا چاہئے۔“

(خطبہ جمعہ 1 ردسمبر 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

(بالٹی مور Hebrew Congregation
Christine Spencer
Dean of Yale Gardon)
(School of Arts بالٹی مور یونیورسٹی)
Anthony Day
(پریذیڈنٹ آف Loyala ہائی اسکول)
Natalie Eddington
Dean University of Marand)
(School of Pharmacy

ان مہمانوں سے ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: آپ سب کا یہاں آنے کا بہت شکریہ۔ آپ لوگوں نے ہمارے پروگرام کے لئے اپنی مصروفیات میں سے وقت نکالا ہے۔ بالخصوص آج آپ لوگوں کی چھٹی بھی ہے اور اپنی فیملیز کے ساتھ وقت گزارنے کی بجائے آپ یہاں آئے ہیں۔

اس پر ایک خاتون مہمان نے عرض کی کہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔

ایک مہمان نے کہا کہ آپ کا امن کا پیغام، دوریاں ختم کرنے کا پیغام ایسا ہے کہ اس کی بہت ضرورت ہے۔ ہمارے لئے یہ بہت اعزاز کی بات ہے کہ آپ یہاں ہمارے شہر تشریف لائے ہیں۔ ہم آپ کو یوایس اے آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں اور آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ کی موجودگی ہمارے لئے بہت اہم ہے۔ آپ نے جو باہمی اتحاد و محبت کا پیغام دیا ہے یہ ہمارے لئے بہت ہی قیمتی سرمایہ ہے۔

میئر بالٹی مور سٹی نے عرض کی کہ میں بالٹی مور کے تمام شہریوں کی طرف سے حضور انور کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میئر نے عرض کیا کہ ہم جس دور سے گزر رہے ہیں، اس میں اس پیغام کی بہت اہمیت ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور چاہتی ہوں کہ دنیا میں ہر جگہ اس پیغام پر عمل کیا جائے تاکہ دنیا امن کا گہوارہ بن سکے۔ مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ یہاں تشریف لائے ہیں اور امید کرتی ہوں کہ جو لوگ یہاں آئے ہیں آپ کا پیغام لے کر جائیں اور اس پر عمل کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ نیز فرمایا کہ یہ وقت کی ضرورت ہے کہ ہم معاشرے میں امن قائم کریں اور باہمی اتفاق و اتحاد سے محبت کی فضا قائم کریں۔ اگر دنیا اس پیغام کو سمجھ جائے تو دنیا تو بہت خوبصورت ہے۔ پھر یہ بات بھی بہت اہم ہے کہ ہم سب اپنے خالق کو پہچانیں کیونکہ ہم ایک ہی رحمان خدا کی مخلوق ہیں اور اس کی مخلوق ہونے کے ناطے ہمیں باہمی محبت سے رہنا چاہئے۔ اگر یہ پیغام سمجھ لیا جائے تو جیسا کہ میں نے کہا ہے، سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میئر سے بالٹی مور کے مختلف ڈسٹرکس کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

میئر نے عرض کی کہ وہ میئر کے علاوہ سٹی کونسل کے صدر ہیں۔ نیز بالٹی مور کے 14 سٹی ڈسٹرکٹس ہیں اور ان تمام کے نمائندے کونسل کا حصہ ہیں۔ میئر نے اپنے ساتھ آئی ہوئی ایک اسسٹنٹ کا بھی تعارف کروایا۔ یہ امن کے قیام کیلئے میئر کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہیں۔

انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا اور عرض کیا کہ حضور میرے خیال میں ہم آجکل جو جنگ لڑ رہے ہیں یہ ایک ایسا معرکہ ہے جس پر تمام منفی طاقتیں نوجوان نسل پر حملہ آور ہیں۔ ہمیں اس حوالہ سے نوجوان نسل پر توجہ کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ہمارے ہاں گزشتہ دو سالوں کی نسبت دوگنی تعداد میں نوجوانوں میں قتل یا اقدام قتل کے مقدمے درج ہوئے ہیں۔ ہمیں نوجوان نسل پر توجہ کی بہت ضرورت ہے۔ میں آپ کا بہت شکریہ ادا کرتی ہوں۔ یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ میں آپ سے مل سکی ہوں اور آپ کی باتیں سن سکی ہوں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس بڑھتے ہوئے رجحان کی وجہ کیا ہے؟ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے ہمارے بالٹی مور شہر میں ایسے واقعات نوجوانوں میں مایوسی (frustration) بڑھنے کی وجہ سے ہو رہے ہیں۔ نوجوانوں میں ناامیدی ہے۔ بالٹی مور کی 24 فیصد آبادی غربت میں زندگی بسر کر رہی ہے۔ معاشی صورتحال ایک وجہ ہے۔ بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا بے روزگاروں کیلئے کوئی سوشل مدد کا نظام رائج ہے؟ اس پر میئر نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہاں بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے۔ ہم بچوں کے حوالہ سے ان کی تعلیم پر کافی زور دے رہے ہیں۔ طلباء میں ڈرگز کے رجحانات کے حوالہ سے بھی کافی کام کی ضرورت ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تو پھر ڈرگ ایشو ہے، تعلیم کے مسائل ہیں، معاشی مسائل ہیں، بے روزگاری ہے۔ نیز فرمایا کہ سوشل میڈیا بھی بے چینی بڑھانے میں ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ فیملی سٹرکچر متاثر ہو رہا ہے، ہر کوئی اپنے موبائل فون پر مصروف رہتا ہے۔

کینیا کی ایمبیسی سے اکنامک کونسلر بھی آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کا شکریہ ادا کیا۔

ایک مہمان نے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہا اور عرض کی کہ تمام مسلمان کمیونٹی کی جانب سے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ میرا احمدیہ مسلم جماعت کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے اور اسی وجہ سے میں یہاں آیا ہوں۔ آپ لوگوں کا ماٹو ''محبت سب کے لئے۔ نفرت کسی سے نہیں'' بہت شاندار ہے۔ ایسے دور میں جس سے ہم گزر رہے ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہے، احمدی ہے یا شیعہ ہے۔ ہم سب مسلمان ایک ہیں۔ اس مہمان نے پارسیوں کی مدد کرنے کے حوالہ سے اپنی کاوشوں کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ میں نے انکی مدد معاشرتی اتحاد کی خاطر کی اور اس لئے کہ انکے ساتھ زیادتی ہو رہی تھی۔ یہاں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم باہم متحد ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: صرف یہاں نہیں، بلکہ تمام دنیا میں ہی اس اتحاد کی ضرورت ہے۔ مسلمان ہونے کے ناطے ہم سب کو ایک ہونا چاہئے۔ ہم سب ایک رحمان خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہمارا رسول اور کتاب ایک ہے۔ قرآن کریم تو دیگر مذاہب کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ: اہل کتاب سے کہہ دو کہ مشترکہ بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ سب ایک خدا کے ماننے والے ہیں۔ تو اگر ہم اس ایک مشترکہ پوائنٹ کو سمجھ جائیں تو کہیں بھی کوئی تقسیم، کوئی نفرت، کوئی تفرقہ نہ ہو اور ہم سب مل کر امن سے رہیں اور باہم مل کر اپنی آئندہ آنے والی نسلوں کی بہتری کے لئے کام کریں۔ ہم نے اپنا کام کر لیا ہے، اب ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہم اپنی نسلوں کی بہتری کیلئے کیا کر سکتے ہیں تا کہ وہ ہمیں اچھی یادوں کے ساتھ زندہ رکھیں۔ یہ نہ کہنے والے ہوں کہ یہ وہ لوگ تھے، جنہوں نے ہمیں ہلاکت تک پہنچایا۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ حضور میں چند اور مسائل کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ گھریلو تشدد اور انسانی اسمگلنگ کے مسائل ہیں۔ گزشتہ دنوں میں دو ایسے متاثرین سے بات کر رہا تھا جو ایک لمبا عرصہ ان مسائل کا سامنا کرتے رہے ہیں اور ان کی باتوں میں جس بات نے مجھے زیادہ متاثر کیا وہ یہ تھی کہ وہ دونوں کہتے ہیں کہ جس چیز نے انہیں ان سخت ترین حالات میں بھی اُمید دیئے رکھی وہ خدا کی ذات تھی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اسی ایمان پر زندہ تھے اور پُر اُمید تھے کہ حالات تبدیل ہوں گے۔

ایک مہمان نے عرض کیا کہ بطور ایجوکیٹر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے بچوں کو بہتر تعلیم دینا ہوگی۔ 11 سال سے لے کر 18 سال تک کے بچوں پر خصوصی توجہ کرنی ہوگی۔ ہمیں انہیں اعتماد دینا ہے اور ایسے رول ماڈلز دینے ہیں جیسا کہ یہاں اس میز کے گرد لوگ بیٹھے ہیں۔ اگر ہم یہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بالٹی مور تبدیل ہو جائے گا۔ میئر کی طرف سے جو کام یہاں ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ وہ کافی حوصلہ افزا ہیں۔ ہمیں نوجوانوں پر توجہ کرنی ہے اور انہیں واپس لانا ہے۔ نوجوانوں کی بہتر تربیت کافی مسائل کا حل ہے۔

پروگرام کے آخر پر بالٹی مور کی میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک تحفہ پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ بالٹی مور کی عوام کی طرف سے آپ کیلئے یادگار ہے۔ آپ کی آمد اور امن کے پیغام کا بہت شکریہ۔

بعد ازاں میئر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی تحفہ وصول کرنے کی سعادت پائی۔ میئر نے اس پروگرام کے بعد بے گھر افراد کیلئے منعقد کئے جانے والے ایک پروگرام میں شرکت کرنا تھی۔ اس حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ بے گھر افراد کیلئے آپ لوگ بجٹ کا کتنا فیصد مختص کرتے ہیں۔ اس پر میئر نے عرض کی کہ بے گھر افراد اور دیگر سوشل سروسز کے لئے بیس سے پچیس فیصد بجٹ مختص کیا جاتا ہے۔ ان گرمیوں میں ہم نے 9 ہزار نوجوانوں کو نوکری مہیا کی ہے۔

ملاقات کا یہ پروگرام 6 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تقریب کیلئے ہال میں تشریف لے آئے۔ (باقی آئندہ)

☆......☆......☆......

کلامُ الامام

''سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو
اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔''
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 594)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

''یہ خوب یاد رکھو کہ کبھی روحانیت
صعود نہیں کرتی جب تک دل پاک نہ ہو۔''
(ملفوظات جلد4، صفحہ 481)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلامُ الامام

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے
ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔''
(ملفوظات، جلد2، صفحہ 5)

طالب دعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

حضرت عمّار رضی اللہ عنہ اور حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ کے حالات وسیرت کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 29رجون 2018 بطرز سوال وجواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات کے دن تک کس شخص سے محبت کرتے رہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمروؓ بن عاص نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جس شخص سے اپنی وفات کے دن تک محبت کرتے رہے ہوں مجھے امید ہے کہ ایسا نہیں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال دے گا۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کون شخص ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمارؓ بن یاسرؓ وہ شخص تھے جن سے آنحضرت ﷺ نے ہمیشہ محبت کی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت عمرو بن عاص کہتے ہیں کہ میں دو آدمیوں کے متعلق گواہ ہوں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات تک ان سے محبت کرتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور حضرت عمارؓ بن یاسرؓ تھے۔

سوال حضرت عمرو بن عاصؓ نے جب امیر معاویہ سے کہا کہ حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کے متعلق آنحضرتؐ نے فرمایا تھا کہ اس کو باغی گروہ شہید کرے گا تو امیر معاویہ نے کیا جواب دیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمار بن یاسرؓ کی شہادت کے بعد جب حضرت عمرو بن عاص گھبرا کر امیر معاویہ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس کو باغی گروہ شہید کرے گا۔ تو امیر معاویہ نے کہا کہ کیا ہم نے اس کو شہید کیا ہے؟ ان کو تو حضرت علیؓ نے اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے جنہوں نے ان کو لا کر ہمارے نیزوں کے سامنے یا ہماری تلواروں کے سامنے ڈال دیا ہے۔

سوال حضرت عائشہؓ نے حضرت عمار بن یاسر کو کن الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ ایڑھیوں سے لے کر اپنے سر کی چوٹی تک ایمان سے بھرے ہوئے تھے۔

سوال حضرت علیؓ کی شہادت کے متعلق حضرت عمارؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا پیشگوئی بیان کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ غزوہ ذات العشیر ۃ میں مَیں اور حضرت علیؓ رفیق سفر تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا مَیں تمہیں ان دو آدمیوں کے متعلق نہ بتاؤں جو لوگوں میں سب سے زیادہ بدبخت ہیں۔ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ۔ آپ نے فرمایا ایک تو قوم ثمود کا وہ سرخ وسفید آدمی جس نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں اور دوسرا وہ آدمی اے علیؓ جو تمہارے سر پر وار کرے گا اور تمہاری داڑھی کو خون سے تر کر دے گا۔

سوال حضرت عمار بن یاسرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کون سی دعا اکثر مانگا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ دعا یہ ہے کہ اے اللہ! غیب کا علم تجھے ہی ہے اور تمام مخلوق پر تیری قدرت ہی حاوی ہے۔ تُو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میری زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھے اس وقت وفات دے جب موت میرے لئے بہتر ہو۔ اے اللہ! میں غیب اور حاضر میں تجھ سے تیری خشیت کا طلبگار ہوں اور غضب اور رضا کی حالت میں کلمہ حق کہنے کی طاقت مانگتا ہوں اور تنگدستی اور فراخی میں میانہ روی اختیار کرنے اور تیرے چہرے پر پڑنے والی لذت والی نظر اور تیری لقا کا شوق تجھ سے مانگتا ہوں اور میں کسی تکلیف دہ امر اور گمراہ کر دینے والے فتنہ سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! ہمیں ایمان کی خوبصورتی کے ساتھ مزیّن کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والے لوگوں کیلئے رہنما بنا دے۔

سوال ابو نوفل بن ابی عقرب نے حضرت عمار کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ابو نوفل بن ابی عَقرَب کہتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سب سے زیادہ سکوت کرنے والے اور سب سے کم کلام کرنے والے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ میں فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔

سوال حضرت ابوہریرہؓ نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ، عبداللہ بن مسعودؓ، حذیفہ بن یمانؓ اور عمار بن یاسرؓ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: خَیثَمہ بن ابی سَبُرَہ کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرۃؓ نے مجھ سے پوچھا کہ تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے کہا میرا تعلق سرزمین کوفہ سے ہے۔ حضرت ابوہریرۃؓ نے کہا کہ کیا تمہارے ہاں مُجابُ الدعوۃ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، رسول اللہؐ کا پانی اور نعلین اٹھانے والے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، رسول اللہؐ کے رازدان حضرت حذیفہؓ بن یمان، اور عمارؓ بن یاسرؓ جن کے بارے میں رسول اللہؐ کی زبان مبارک سے یہ فرمان جاری ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شیطان سے پناہ دے رکھی ہے، اور دو کتابوں انجیل اور قرآن کا علم رکھنے والے حضرت سلمانؓ موجود نہیں ہیں؟

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسرؓ کو کیا دَم سکھایا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محمد بن علی بن حَنَفِیَّہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ بن یاسرؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپؐ بیمار تھے۔ رسول اللہؐ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا کیا میں تمہیں وہ دَم سکھاؤں جو جبرئیل نے مجھ پر کیا ہے؟ حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ میں نے کہا جی یا رسول اللہ! ۔ کہتے ہیں کہ تب رسول اللہؐ نے ان کو یہ دم سکھایا کہ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْكَ کہ مَیں اللہ کے نام سے شروع کر کے تمہیں دَم کرتا ہوں اور اللہ تمہیں ہر اس بیماری سے شفا دے جو تمہیں تکلیف دے۔ تم اسے پکڑ لو اور خوش ہو جاؤ۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ، حضرت عمارؓ، حضرت سلمانؓ اور حضرت بلالؓ کی کیا خصوصیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت حضرت علیؓ اور حضرت عمارؓ اور حضرت سلمانؓ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی مشتاق ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو کس بات کی تاکید فرمائی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں تمہارے درمیان کتنی دیر رہوں گا۔ پس تم میرے بعد ان لوگوں کی اقتدا کرنا۔ آپ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کی جانب اشارہ فرمایا۔ اور عمارؓ کے طریق کو اپنانا۔ اور جو تمہیں ابن مسعودؓ بیان کریں ان کی تصدیق کرنا۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمانؓ کی خلافت کے خلاف پیدا ہونے والے فتنہ کی کیا وجوہات بیان فرمائی تھیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ حضرت عثمانؓ کے خلاف جو فساد پیدا ہوا یہ اس وجہ سے تھا کہ ان مفسدین کی تربیت صحیح نہیں تھی اور بہت کم مرکز میں آیا کرتے تھے۔ ان کو قرآن کریم کا علم بہت کم تھا۔ دین کا علم بہت کم تھا۔ اس لئے آپ نے جماعت کو اس وقت تلقین کی کہ اس چیز سے تم لوگوں کو عبرت اور نصیحت پکڑنی چاہئے۔ اس لئے ایک تو یہ کہ قرآن کریم کا علم سیکھو۔ مرکز سے ہمیشہ رابطہ رکھو اور دین کا علم سیکھو تا کہ اگر آئندہ بھی کسی بھی قسم کا کوئی فتنہ جماعت میں اٹھتا ہے تو تم لوگ ہمیشہ اس سے بچ سکو۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے افراد جماعت کو کس بات کی طرف بہت توجہ دینے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ایم.ٹی.اے کے ذریعہ ہمیں ایک ایسا ذریعہ عطا فرما دیا ہے جس کے ذریعہ سے ہم اگر چاہیں تو دینی علم سیکھ سکتے ہیں۔ قرآن کریم کے درس اس میں ہوتے ہیں۔ حدیث کے درس ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے درس ہوتے ہیں۔ خطبات ہیں۔ دوسرے خطابات ہیں، جلسے ہیں، تو کم از کم اس لحاظ سے اگر ہم اپنے آپ کو بھی اور اپنی نسلوں کو بھی اس ذریعہ سے جوڑ لیں تو یہ تربیت کا ایک بہت اچھا ذریعہ ہے۔ خلافت سے تعلق قائم ہوتا ہے۔ اور ہر قسم کے فتنہ اور فساد سے بچانے والا بھی ہے۔ اور دینی علم بڑھانے والا بھی ہے۔ اس لئے اس طرف افراد جماعت کو بہت توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو ایم.ٹی.اے کا ذریعہ مہیا کیا ہے اس سے اپنے آپ کو جوڑیں۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت ابو لُبابہؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابولُبابہؓ بن عبد المنذِر قبیلہ اوس سے تعلق رکھتے تھے اور بارہ نقیبوں میں سے تھے، بیعت عقبہ میں شامل ہوئے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے موقع پر حضرت ابولبابہؓ کو کیا ذمہ داری عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوہ بدر کے موقع پر مدینہ سے نکلتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے حضرت عبداللہ بن اُمّ مکتوم کو مدینہ کا امیر مقرر کیا لیکن جب آپ رَوْحَاء مقام کے قریب پہنچے جو مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے تو غالباً اس خیال سے کہ عبداللہ ایک نابینا آدمی ہے اور لشکر قریش کی آمد کی خبر کا تقاضا ہے کہ آپ کے پیچھے مدینہ کا انتظام بھی مضبوط رہے آپ نے حضرت ابولُبابہ بن منذر کو مدینہ کا امیر مقرر کر کے واپس بھجوا دیا۔

سوال حضور انور نے آنحضور ﷺ پر لگائے جانے والے ظلم اور زیادتی کے الزام کو کس طرح ردّ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ کے بارے میں جو کہا جاتا ہے کہ آپ نے زیادتیاں کیں اور ظلم کئے اور یہودی قبائل کو قتل کیا تو یہ تو خود اپنی تباہی کے ذمہ وار تھے۔ آنحضرتؐ سے فیصلہ کروانے کے بجائے انہوں نے ایک دوسرے قبیلہ کے سردار سے جو مسلمان ہو چکے تھے، ان سے فیصلہ کروایا اور پھر ان کی کتاب کے مطابق یہ فیصلہ ہوا۔ بہرحال آنحضرتؐ پر کوئی الزام نہیں۔ نہ صحابہ پر ہے کہ انہوں نے کوئی ظلم کیا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں بارش کے برسنے اور رکنے کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابولُبابہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے جمعہ کے دن بارش کی یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا۔ کہ اے اللہ ہم پر بارش برسا اے اللہ! ہم پر بارش برسا اے اللہ! ہم پر بارش برسا۔ ابولُبابہؓ نے کہا یا رسول اللہ پھل باغوں میں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آ رہا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ! ہم پر بارش برسا یہاں تک کہ ابولُبابہؓ ننگے بدن اپنے کھلیان میں پانی کا سوراخ اپنے کپڑے سے بند کرے۔ دعا کے بعد پانی برسنا شروع ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انصار حضرت ابولُبابہؓ کے پاس آ کر کہنے لگے کہ اے ابولُبابہ! اللہ کی قسم یہ بارش اس وقت تک نہیں رکے گی جب تک تم رسول اللہؐ کے فرمان کے مطابق ننگے بدن اپنے کپڑے کے ذریعہ اپنے کھلیان سے پانی کے نکاس کا راستہ نہیں روکو گے۔ چنانچہ حضرت ابولُبابہؓ اپنے کپڑے کے ذریعہ نکاس کا راستہ بند کرنے کھڑے ہو گئے اور بارش رک گئی۔

سوال آنحضور ﷺ کی دعا کی برکت سے حضرت ابو لبابہ کے نواسے میں کیا تبدیلی پیدا ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت ابولبابہ اپنے نواسے عبدالرحمن بن زید کو ایک کھجور کی چھال میں لپیٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے اس جیسا کمزور نومولود کبھی نہیں دیکھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نومولود کو اٹھایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا دی۔ اس دعا کی برکت سے جب عبدالرحمن بن زید لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہوتے تو قد میں سب سے لمبے نظر آتے تھے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کن کے اوصاف حمیدہ بیان کیے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک جنازہ غائب مکرم قاضی شعبان احمد خان صاحب شہید ساکن سروبا گارڈن لاہور کا ہے۔ آپ کو 25رجون 2018ء کو مخالفین نے گھر میں گھس کر فائرنگ کر کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 اکتوبر 2018 بروز اتوار نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرمہ رضیہ ریحانہ صاحبہ اہلیہ مکرم رشید احمد صاحب مرحوم (رشید بوٹ ہاؤس ربوہ، حال ہنسلو، یو.کے)

12 اکتوبر 2018 کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت محمد ظہور خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی، ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی بھتیجی اور مکرم عبد اللطیف خان صاحب اور مکرم عبد الشکور اسلم خان صاحب کی بہن تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، نیک کاموں میں حصہ لینے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ فیکٹری ایریا ربوہ میں صدر لجنہ کے علاوہ یوکے میں بھی لجنہ کے کاموں میں حصہ لیتی رہتی تھیں۔ بڑی تعداد میں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق ملی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم نصیر احمد صاحب طاہر جماعت ہنسلو میں سیکرٹری تبلیغ کے علاوہ شعبہ ہومیوپیتھی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم ایچ ایم منڈا سگرہ صاحب (صدر جماعت ہبلی کرناٹک، انڈیا)

15 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1952ء میں 31 سال کی عمر میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ آپ کا باقی خاندان احمدی نہیں ہے۔ اس کے باوجود اپنے خاندان سے بڑی ہمدردی، پیار اور محبت سے پیش آتے اور موقع کی مناسبت سے احمدیت کا پیغام ان تک پہنچاتے رہتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، خلافت سے غیر معمولی محبت رکھنے والے مخلص اور باوفا انسان تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ ہمیشہ جماعتی کتب اور لٹریچر اپنے بیگ میں رکھتے تھے۔ آپ نے طویل عرصہ مقامی سطح پر سیکرٹری مال اور صدر جماعت کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم عمران سہیل صاحب ابن مکرم عبد اللطیف جاوید صاحب (معلم وقف جدید جل بھٹیاں، ضلع چنیوٹ)

6 اکتوبر 2018ء کو 29 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ میٹرک کے بعد زندگی وقف کر کے 2005ء میں مدرسۃ الظفر میں داخل ہو گئے۔ تین سال کا کورس پاس کر کے میدان عمل میں بطور معلم وقف جدید خدمت کا آغاز کیا۔ اس دوران 2008ء سے 2018ء تک پاکستان کے مختلف اضلاع خوشاب، تھرپارکر اور چنیوٹ میں بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔ بہت خاموش طبع اور عاجز انسان تھے۔ وقف کو ہمیشہ وفا کے ساتھ نبھانے کی کوشش کی۔ پسماندگان میں بوڑھے والدین کے علاوہ اہلیہ اور ایک بیٹی بعمر چار سال یادگار چھوڑی ہے۔ آپ کے والد مکرم عبد اللطیف جاوید صاحب نے بھی لمبا عرصہ بطور معلم وقف جدید خدمت کی توفیق پائی ہے۔

(3) مکرم شالی یعقوب صاحب (لوکل مشنری، جامعۃ المبشرین گھانا)

12 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 1963 میں مانگیری، بینن میں پیدا ہوئے۔ 2000 میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ 2001ء میں وقف کر کے جامعۃ المبشرین گھانا میں داخلہ لیا اور تین سالہ معلم کا کورس کر کے 2004ء میں فارغ ہوئے۔ آپ کو بینن میں کئی مقامات پر جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کو دعوت الی اللہ کا خاص ملکہ حاصل تھا۔ آپ کی تبلیغ کے نتیجہ میں کئی نئی جماعتیں قائم ہوئیں۔ آپ کی تین شادیاں تھیں جن میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹیوں اور تین بیٹوں سے نوازا۔ مرحوم موصی تھے۔

(4) مکرمہ رضوانہ اقبال صاحبہ (دار الصدر غربی حلقہ قمر، ربوہ)

28 ستمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، پرہیزگار، قانع اور راضی برضا رہنے والی نیک خاتون تھیں۔ 18 سال بیوگی کے گزارے مگر کبھی کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا۔ عدل کا یہ حال تھا کہ میاں کی وفات کے بعد ایک چھوٹا سا پلاٹ بچا تو اپنا حصہ بھی بچوں کے اندر تقسیم کر دیا کہ انہیں زیادہ ضرورت ہوگی۔ خلافت سے خاص عشق کا تعلق تھا۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم شمس اقبال صاحب مربی سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی کی والدہ تھیں۔

(5) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش مرحوم (قادیان)

5 اکتوبر 2018ء کو 88 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم قاضی عبد الرزاق صاحب تحصیلدار کی بیٹی تھیں جنہوں نے اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت قبول کی تھی۔ آپ کی والدہ میاں کی وفات کے بعد اپنے بچوں کو لے کر قادیان چلی گئی تھیں۔ قادیان میں آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت کا موقع ملا۔ آپ کی شادی 1945ء میں مکرم عزیز احمد صاحب منصوری درویش قادیان سے ہوئی۔ اپنے درویش خاوند کے ساتھ لمبا عرصہ انتہائی صبر وشکر اور توکل علی اللہ کے ساتھ گزارا۔ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی بہت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم حکیم فرید احمد صاحب (کارکن روزنامہ الفضل وصدر محلہ نصیر آباد رحمٰن، ربوہ)

9 اکتوبر 2018ء کو 49 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے فاضل الطب و الجراحت کی ڈگری بھی حاصل کی ہوئی تھی۔ بعد میں آپ نے نصیر آباد ساہیوال روڈ پر اپنا مطب بھی بنایا تھا۔ اسی طرح ایم اے اسلامیات پاس کیا ہوا تھا۔ دفتر الفضل میں آپ کی تقرری 19 مئی 1999ء کو ہوئی۔ آپ کا شمار دفتر الفضل کے ماہر پروف ریڈرز میں ہوتا تھا۔ اپنے کام کو تندہی اور شوق سے سرانجام دیا کرتے تھے۔ خدمت دین میں کبھی سستی نہ کرتے اور آگے بڑھ چڑھ کر کام کرنے کے عادی تھے۔ محلہ نصیر آباد حلقہ رحمان میں صدر محلہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، محبت کرنے والے، نیک اور ہمدرد انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(7) مکرمہ نذیرہ بانو صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد امین بٹ صاحب (سمبڑیال)

26 ستمبر 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے والدین حضرت عبد الرحیم صاحبؓ عرف میاں بھولا اور حضرت میراں بی بی صاحبہؓ دونوں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ کا بچپن حضرت اماں جانؓ کے زیر اثر گزرا۔ آپ نے صدر لجنہ سمبڑیال کے علاوہ مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق پائی۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ مخلصانہ عقیدت کا تعلق تھا۔ یتیموں، مسکینوں اور رحمی رشتہ داروں کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مہمان نوازی کا وصف بہت نمایاں تھا۔ واقفین زندگی اور مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ صدقہ وخیرات اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ناروے کی مسجد کیلئے نمایاں قربانی کی توفیق پائی۔ آپ کے شوہر خلافت ثانیہ اور ثالثہ میں حفاظت خاص میں خدمت بجالاتے رہے۔ اسی طرح انہوں نے امیر ضلع سیالکوٹ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(8) مکرم محمد انس السید صاحب (سیریا)

2 جولائی 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ انکی پیدائش 1993ء میں ہوئی۔ یکم نومبر 2014ء کو جب انہیں گرفتار کیا گیا تو اس وقت بزنس انسٹیٹیوٹ میں پڑھ رہے تھے۔ 2011ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جوانی کے جوشوں سے بالکل مبرا تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور کبھی کسی لڑائی جھگڑے اور فساد کے کاموں میں شامل نہیں ہوا کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے، انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے اور ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور انکی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851 9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بھولپور، بیر بھوم - بنگال)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کا جل۔ حب اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure
DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka
Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka
Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ۝ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ۝

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے روحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

Prop. Tanveer Akhtar 8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9271: مَیں عبدالحکیم ولد مکرم عبید علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 55 سال پیدائشی احمدی، ساکن C-23/2 گاراچر ما بستی (وارڈ نمبر 18) پورٹ بلیئر صوبہ انڈیمان نیکوبار آئی لینڈس، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ر ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/80,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے. ناصر احمد　　العبد: عبدالحکیم　　گواہ: سید تنویر احمد

مسل نمبر 9272: مَیں عنایت عزیز ولد مکرم عابد علی صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: گاراچرمہ (پورٹ بلیئر) مستقل پتا: درگا نگر (ڈائمنڈ ہاربر) صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 ر ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ 5 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کے. ناصر احمد　　العبد: عنایت عزیز　　گواہ: شیخ یعقوب علی

مسل نمبر 9273: مَیں عبدالچاند خان ولد مکرم عبدالرزاق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن LIG-9/82 بی.ڈی.اے. کالونی ڈاکخانہ چندر شیکھر پور ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ر اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/21,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اختر الدین خان　　العبد: عبدالچاند خان　　گواہ: ڈاکٹر منظور حسین

مسل نمبر 9274: مَیں ہدایت زوجہ مکرم حبیب اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 65 سال پیدائشی احمدی، ساکن کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24 ر ستمبر 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 اسٹڈ، 4 کڑے، 1 چین (کل 64 گرام 22 کیریٹ) بشمول حق مہر، 6 لاکھ روپئے نقد۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: Shenil Ahmad　　الامۃ: ہدایت　　گواہ: حبیب اللہ. ایم

مسل نمبر 9275: مَیں ظفر اللہ احمد ولد مکرم محمد یوسف صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1997، ساکن نمبر 33 منّاڈی اسٹریٹ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ر جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/20,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نوید السلام　　العبد: ظفر اللہ احمد　　گواہ: اے. عمر

کلامُ الامام

”خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے
ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیمیلیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

مسل نمبر 9276: مَیں شمیمہ طاہرہ زوجہ مکرم ظفر اللہ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن نمبر 33 منّاڈی اسٹریٹ ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17 ر اکتوبر 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 24 گرام 1 ہار اور 1 جوڑی بالی 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/480 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: پی. سکندر حسین پاشاہ　　الامۃ: شمیمہ طاہرہ　　گواہ: ظفر اللہ احمد

مسل نمبر 9277: مَیں کے. جسین خان ولد مکرم قاسم خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال، ساکن 21/30 اندرا نگر اچی میڈو پیریا کنگنا کویم کڈلور صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ر ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 40 گز زمین۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلیم احمد　　العبد: کے. جسین خان　　گواہ: بشارت احمد کریم

مسل نمبر 9278: مَیں امان اللہ خان. ایم ولد مکرم جی. محمد ابراہیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 36 سال تاریخ بیعت 2005، ساکن 4/47 نور منزل ضلع وِروتھونگر صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15 ر ستمبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایس. ایم. ایس. ناصر احمد　　العبد: ایم. امان اللہ خان　　گواہ: اے. نسیم احمد

مسل نمبر 9279: مَیں ایم. عبداللہ ولد مکرم آئی محمد کنجو صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی احمدی، ساکن Thachayil ہاؤس (پاڈانارتھ) ڈاکخانہ کرونا گاپلی ضلع کولم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 ر اکتوبر 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: غلام احمد اسماعیل　　العبد: ایم. عبداللہ　　گواہ: اے. شریف احمد

مسل نمبر 9280: مَیں مبارک احمد گنائی ولد مکرم شکیل احمد گنائی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ دارالرحمت ڈاکخانہ رشی نگر صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ر مارچ 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائداد از والد قابل تقسیم ہے۔ میرا گزارہ آمد از باغ 3 لاکھ روپئے مشترکہ، آمد از تجارت سالانہ 1 لاکھ روپئے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر احمد انسپکٹر بیت المال　　العبد: مبارک احمد　　گواہ: ظفر اقبال لون

کام جو کرتے ہیں تری راہ میں پاتے ہیں جزاء مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف وکرم ہے بار بار (المسیح الموعودؑ)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH　Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 68 Thursday 17 - Janauary - 2019 Issue. 3

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت خلاد بن عمرو بن جموح انصاری اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنھم بدری اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی سسٹر عالیہ شہید صاحبہ اہلیہ مکرم احمد شہید صاحب مرحوم کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 رجنوری 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت خلاد بن عمرو بن جموح انصاری بدری صحابہ میں شامل تھے۔ آپ اپنے والد حضرت عمرو بن جموح اور بھائیوں حضرت معاذ، حضرت ابوایمن اور حضرت معوذ کے ہمراہ غزوہ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

خلاد اور آپ کے والد حضرت عمرو بن جموح اور حضرت ابوایمن تینوں غزوہ احد میں بھی شامل ہوئے تھے اور جام شہادت نوش کیا۔ حضرت خلاد کے والد حضرت عمرو بن جموح کے بارے میں آتا ہے کہ بدر کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کی تحریک فرمائی تو عمرو کے پاؤں میں تکلیف کی وجہ سے ان کے بیٹوں نے انہیں جنگ میں شامل ہونے سے روک دیا۔ لیکن جب احد کا موقع آیا تو عمرو اپنے بیٹوں کو کہنے لگے کہ تم لوگوں نے مجھے بدر میں بھی شامل نہیں ہونے دیا تھا۔ اب تم مجھے روک نہیں سکتے میں لازماً جاؤں احد میں شریک ہوں گا۔ چنانچہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے اس دفعہ پھر مجھے جہاد سے روکنا چاہتے ہیں۔ میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔ خدا کی قسم! میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دلی مراد قبول کرے گا اور مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے اسی لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرو! بیشک اللہ تعالیٰ کو آپ کی معذوری قبول ہے اور جہاد آپ پہ فرض نہیں ہے لیکن ان کے بیٹوں سے فرمایا کہ تم لوگ ان کو نیک کام سے نہ روکو۔ ان کی دلی تمنا اگر ایسی ہے تو پھر اسے پورا کرنے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت عطا فرمادے۔ چنانچہ حضرت عمرو نے اپنے ہتھیار لئے اور یہ دعا کرتے ہوئے میدان احد کی طرف روانہ ہوئے کہ **اللھم ارزقنی شھادۃ ولا تردّنی الی اھلی خائبا** کہ اے اللہ! مجھے شہادت عطا کرنا اور مجھے اپنے گھر کی طرف ناکام و نامراد واپس لے کر نہ آنا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی دعا کو قبول کیا اور انہوں نے وہاں جام شہادت نوش کیا۔ حضرت خلاد کی والدہ حضرت ہند بنت عمرو حضرت جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ غزوہ احد میں حضرت ہند نے اپنے خاوند، اپنے بیٹے اور اپنے بھائی کو شہادت کے بعد اونٹ پر لادا تاکہ وہ انہیں مدینہ لے جاکر دفن کر سکیں لیکن جب ان کے متعلق حکم ہوا تو انہیں واپس احد لوٹایا گیا اور وہیں دفن کئے گئے۔

اس موقع کی تفصیل بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہ غزوہ احد کے بارے میں خبر لینے کے لئے مدینہ کی عورتوں کے ساتھ گھر سے باہر نکلیں جب آپ حرۃ کے مقام تک پہنچیں تو آپ کی ملاقات ہند بنت عمرو سے ہوئی جو اپنی اونٹنی کو ہانک رہی تھی۔ اس اونٹنی پر آپ کے شوہر حضرت عمرو بن جموح، بیٹے حضرت خلاد بن عمرو اور بھائی حضرت عبداللہ بن عمرو کی نعشیں تھیں۔ حضرت عائشہ نے پوچھا کہ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ تم پیچھے لوگوں کو کس حال میں چھوڑ آئی ہو۔ اس پر حضرت ہند نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بخیریت ہیں اور آپؐ کے بعد ہر مصیبت آسان ہے جب آپؐ خیریت سے ہیں تو پھر کوئی ایسی بات نہیں۔

حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا کہ اونٹنی پر کون کون ہیں؟ حضرت ہند نے بتایا کہ میرا بھائی ہے میرا بیٹا خلاد ہے اور میرے شوہر عمرو بن جموح ہیں۔ پھر وہ اپنے اونٹ کو ہانکنے لگیں تو اونٹ وہیں زمین پر بیٹھ گیا۔ انہوں نے اونٹ کو ڈانٹا تو وہ کھڑا ہو گیا لیکن جب انہوں نے اس کا رخ مدینہ کی طرف کیا تو وہ پھر بیٹھ گیا۔ پھر جب انہوں نے اس کا رخ احد کی طرف پھیرا تو اونٹ جلدی جلدی چلنے لگا۔ پھر حضرت ہند رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ کو اس واقعہ کی خبر دی۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہ اونٹ مامور کیا گیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے ہند! عمرو بن جموح، تیرا بیٹا خلاد اور تیرا بھائی عبداللہ جنت میں باہم دوست ہیں اس پر ہند نے عرض کی یا رسول اللہؐ میرے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان کی رفاقت میں پہنچادے۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ حضرت عقبہ بن عامرؓ ہیں۔ ان کی والدہ کا نام فقیہہ بنت سکن تھا اور والد عامر بن نابی تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر ان چھ انصار میں سے تھے جو سب سے پہلے مکہ میں ایمان لائے۔ آپ بیعت عقبہ اولیٰ میں بھی شامل ہوئے۔ اُن چھ اشخاص کے نام یہ ہیں۔ ابوامامہ اسد بن زرارہ۔ عوف بن حارث۔ رافع بن مالک۔ قطبہ بن عامر۔ عقبہ بن عامر اور جابر بن عبداللہ بن ریاب۔ اس کے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے۔ ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے ہم کو پھر جمع کر دے۔ پھر ہم ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے چنانچہ یہ لوگ گئے اور اس کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔

یہ سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں یثرب والوں کی طرف سے ظاہری اسباب کے لحاظ سے ایک بیم و رجا کی حالت میں گزارا۔ آپؐ اکثر یہ خیال کیا کرتے تھے کہ دیکھیں ان کا کیا انجام ہوتا ہے اور آیا یثرب میں کامیابی کی کوئی امید بندھتی ہے یا نہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ان ایام میں مکہ والوں کے مظالم دن بدن زیادہ ہو رہے تھے اور انہوں نے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا تھا کہ اسلام کو مٹانے کا بس یہی وقت ہے مگر اس نازک وقت میں بھی جس سے زیادہ نازک وقت اسلام پر کبھی نہیں آیا آنحضرت ﷺ اور آپ کے مخلص صحابی ایک مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم تھے اور آپؐ کا یہ عزم و استقلال بعض اوقات آپؐ کے مخالفین کو بھی حیرت میں ڈال دیتا تھا کہ یہ شخص کس قلبی طاقت کا مالک ہے کہ کوئی چیز اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ بلکہ اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں خاص طور پر ایک رعب اور جلال کی کیفیت پائی جاتی تھی۔ آنحضرت ﷺ جب بھی بات کرتے تو بڑا رعب اور جلال ہوتا تھا اور مصائب کے ان تند طوفانوں میں آپؐ کا سر اور بھی بلند ہوتا جاتا تھا۔ یہ نظارہ اگر ایک طرف قریش مکہ کو حیران کرتا تھا تو دوسری طرف ان کے دلوں پر کبھی کبھی لرزہ بھی ڈال دیتا تھا۔ ان ایام کے متعلق سرولیم میور نے بھی لکھا ہے کہ:

ان ایام میں محمد ﷺ اپنی قوم کے سامنے اس طرح سینہ سپر تھا کہ انہیں بعض اوقات حرکت کی تاب نہیں ہوتی تھی۔ اپنی بالآخر فتح کے یقین سے معمور مگر بظاہر بے بس اور بے یار و مددگار وہ اور اس کا چھوٹا سا گروہ اس زمانہ میں گویا ایک شیر کے منہ میں تھے مگر اس خدا کی نصرت کے وعدوں پر کامل اعتماد رکھتے ہوئے تھے جس نے اسے رسول بنا کر بھیجا تھا۔ محمد ﷺ ایک ایسے عزم کے ساتھ اپنی جگہ پر کھڑا تھا کہ جسے کوئی چیز اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی تھی۔

حضور انور نے فرمایا: بہرحال اسلام کے لئے ایک بہت نازک موقع تھا۔ مکہ والوں کی طرف سے تو ایک ناامیدی مکمل طور پر ہو چکی تھی مگر مدینہ میں امید کی کرن پیدا ہو رہی تھی۔ یہ جو بیعت کر کے گئے تھے ان کی وجہ سے بھی آنحضرت ﷺ بڑی توجہ کے ساتھ اس طرف نظر نگاہ لگائے ہوئے تھے کہ آیا مدینہ بھی مکہ اور طائف کی طرح آپ کو ردّ کرتا ہے یا اس کی قسمت دوسرے رنگ میں لکھی ہے چنانچہ جب حج کا موقع آیا تو آپؐ بڑے شوق کے ساتھ اپنے گھر سے نکلے اور منیٰ کی جانب عقبہ کے پاس پہنچ کر ادھر ادھر نظر دوڑائی تو آپ کی نظر اچانک اہل یثرب کی ایک چھوٹی سی جماعت پر پڑی جنہوں نے آپ کو دیکھ کر فوراً پہچان لیا اور نہایت محبت اور اخلاص سے آگے بڑھ کر آپ کو ملے۔ اس دفعہ یہ بارہ اشخاص تھے جن میں سے پانچ تو وہی گذشتہ سال کے مصدقین تھے اور سات نئے تھے۔ حضرت عقبہ بن عامر بھی اس بیعت میں شامل تھے۔

آنحضرت ﷺ لوگوں سے الگ ہو کر ایک گھاٹی میں ان سے ملے تھے انہوں نے یثرب کے حالات سے اطلاع دی اور اب کی دفعہ سب نے باقاعدہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہ بیعت مدینہ میں اسلام کے قیام کا بنیادی پتھر ہے۔ بیعت کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم صدق و ثبات کے ساتھ اس عہد پر قائم رہے تو تمہیں جنت نصیب ہوگی اور اگر کمزوری دکھائی تو پھر تمہارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے وہ جس طرح چاہے گا کرے گا۔

یہ بیعت تاریخ میں بیعت عقبہ اولیٰ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ وہ جگہ جہاں بیعت لی گئی تھی عقبہ کہلاتی ہے جو مکہ اور منیٰ کے درمیان واقع ہے۔ مکہ سے رخصت ہوتے ہوئے ان بارہ نومسلمین نے درخواست کی کہ کوئی اسلامی معلم ہمارے ساتھ بھیجا جائے جو ہمیں اسلام کی تعلیم دے۔ آپؐ نے مصعب بن عمیر کو جو قبیلہ عبدالدار کے ایک نہایت مخلص نوجوان تھے ان کے ساتھ روانہ کر دیا۔

حضور انور نے فرمایا: بیعت عقبہ ثانیہ 13 نبوی میں ہوئی تھی جس میں ستر انصار نے بیعت کی تھی۔ حضرت عقبہ بن عامر نے غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضرتؐ کے ہمراہ شرکت کی۔ آپ حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بارہ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت عقبہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے بیٹے کو لے کر رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ ابھی وہ نوعمر لڑکا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرے بیٹے کو دعائیں سکھائیں جن کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کرے اور اس پر شفقت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے لڑکے کہو کہ **اللھم انی اسئلك صحۃ فی ایمان و ایمان فی حسن خلق و صلاحا یتبعہ نجاۃ**۔ کہ اے اللہ میں تجھ سے حالت ایمان میں صحت طلب کرتا ہوں اور ایمان کے ساتھ حسن خلق کی دعا کرتا ہوں اور صلاح کے بعد کامیابی چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

حضور انور نے فرمایا: اب اس کے بعد میں امریکہ کی ایک بہت پرانی بزرگ احمدی کا ذکر کروں گا اور ان کی نماز جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ ان کا نام تھا سسٹر عالیہ شہید صاحبہ تھا جو احمد شہید صاحب مرحوم کی اہلیہ تھیں۔ 26 ر دسمبر کو ان کی وفات ہوئی اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑی لمبی عمر عطا فرمائی اور کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ 105 سال کی ان کی عمر تھی اور اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون**۔

امیر صاحب امریکہ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو 1936ء میں بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ آپ نے 1963ء سے 1966ء تک بطور صدر لجنہ امریکہ خدمت کی توفیق پائی۔ اسی طرح مرحومہ کو لجنہ اماء اللہ امریکہ میں ایک لمبا عرصہ بطور جنرل سیکرٹری، سیکرٹری مال، سیکرٹری تعلیم، سیکرٹری خدمت خلق اور مقامی صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے گہرا تعلق رکھا اور ہر قسم کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں بہت شفیق اور پیار کرنے والی خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسل میں بھی خدمت دین کی وہ روح اور وہ جذبہ پیدا فرمائے جو ان میں تھا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad